رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

فذ العنی بن

رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل

نمبر ۷	ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۰ھ	جولائی سنہ ۱۹۲۲ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

اسلام	۲۳۵ - ۲۵۸	مولوی عالم عبد العلیم صاحب اسیدؔ کی
ذاتِ باری تعالیٰ	۲۵۹ - ۲۶۵	خلاصہ تقریر سالانہ ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح
ویدک ایشور سوم رس پیتا ہے	۲۶۵ - ۲۶۷	منشی فضل حسین صاحب احمدی مہاجر
آریوں کے اعتراض کا جواب	۲۶۸ - ۲۷۱	مولوی عبد الحی صاحب عتیق حیدرآبادی
مولوی محمد حسین صاحب کا بیان غیر مبایعین کی زبان	۲۷۱ - ۲۷۵	المکمل
شذرات	۲۷۶ - ۲۷۹	"
بقایا داران ریویو	۲۸۰ - ۲۸۲	"

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی شائع ہوگئی

یہ لاجواب رسالہ تیسری مرتبہ ۔ ۱۰۴ صفحہ حجم پر نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس رسالہ میں پہلے ایک تمہیدی مضمون ہے جس میں تمام احمدیہ لٹریچر کا نچوڑ ہے اس مضمون میں جو آیات و احادیث و دیگر مستند کتب کے حوالے اور جس قدر مثالیں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی پیشگوئیوں کی دی گئی ہیں وہ مدنظر رکھتے ہوئے دعویٰ سے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تمام پیشگوئیاں حل ہو جاتی ہیں. کیونکہ اصولی طور پر ہر مخالف کلمہ گو کے ہر ایک قابل توجہ اعتراض کا جواب آگیا ہے اسکے بعد مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی لے کر دکھایا گیا ہے کہ اس ایک پیشگوئی کے ذریعے چودہ ۱۴ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ محمدی بیگم کے نکاح کا معاملہ بھی صاف کیا گیا ہے. مرزا سلطان محمد کے خط کا عکس بھی ساتھ ہے اور اس کا زبانی بیان بھی. جو ثبوت ہیں اس امر کا کہ اس نے تاحال شوخی نہیں دکھائی اسی لئے ہلاکت سے محفوظ رہا۔

مخالفین جو خطوط پیش کیا کرتے ہیں انکا بھی کافی و مسکت جواب دیا گیا ہے. پھر اس خاندان کے ایک ایک فرد کا نام لے کر دکھایا ہے کہ ان کا ¾ سے زیادہ حصہ احمدی ہو چکا ہے. مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس رسالہ کے طبع دوم پر جو اعتراض کیئے تھے ان کا جواب بھی دیدیا ہے۔ اخیر پر حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی تقریر جو اس پیشگوئی پر فرمائی تھی۔ درج کر دی گئی ہے۔ الغرض یہ رسالہ خدا کے فضل سے اس موضوع پر نہایت مکمل ہے۔ اسکی قیمت ۶ رفی رسالہ ہے ۶. ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جا سکتا ہے۔ دو رسالے منگوانے ہوں تو بذریعہ وی پی منگوالیں۔ یہ رسالہ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے منگوایئے یا دفتر تشحیذ قادیان کے پتہ سے۔ جو جو صاحب چاہیں جلد منگوالیں کیونکہ کم تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔

توسیع اشاعت احباب کرام! کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ آرزو پورا کرنے کیلئے کہ اس رسالہ کے خریدار دس ہزار ہوں تشحیذ الاذہان چلتا ہوا تا رسالہ بند کر دیا ہے۔ اب بھی یہ لوگ اپنی جماعت کے ایک رسالے کو فروغ نہ دے سکیں تو افسوس کی بات ہے خریدار بڑھانے کی طرف پرجوش توجہ دیں ۞

سنگِ مرمر کا کام سنگ مرمر کا فرش۔ میز کے تختہ۔ فوارہ۔ مسجد کا ممبر۔ حوض۔ قبریں ہر قسم کی یادگاری چھتری کتبہ ہر زبان میں کندہ کیئے جاتے ہیں۔ دروازہ کی چوکھٹ اور ہر قسم کی جالی اور عمارتی کام مسجد وغیرہ کا بہت سستا کیا جاتا ہے۔
تخمینہ مفت مار بل کمپنی۔ مکرانہ۔ مارواڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام

باب اوّل

ابتدا لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام کی ابتدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔ لیکن قرآن کریم کے رو سے اسلام دنیا کی ابتدا سے ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسلام آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ۔ گوتم بدھؑ۔ سری کرشنؑ اور مسیحؑ کا مذہب تھا۔ اس سلسلہ کے آخری پیغمبر محمدؐ عرب میں پیدا ہوئے اور محض تمیز کے لئے اسلام کا نام انکی جماعت کی طرف منسوب کیا گیا۔ ہم اسی آخری سلسلہ کے متعلق ہی کچھ لکھیں گے ؎

مذہب کے دو دائرے مذہبی طور سے دیکھا جاوے تو دنیا کے دو حصے ہیں (۱) مشرقی حصہ یہاں کا مذہب ہندوستان سے شروع ہو کر ایران۔ جاپان۔ چین تک پہنچا۔ (۲) مغربی حصہ یہاں کا مذہب یروشلم سے شروع ہو کر امریکہ۔ یورپ تک پہنچا۔ ان دونوں حصوں پر اس مذہب کے بادشاہ اور اولیاء و صلحاء کی حکومت رہی لیکن عرب میں ان دونو مذہبوں کی نہ سیاسی حکومت تھی نہ مذہبی۔ مگر عرب سے جو مذہب نکلا وہ ان دونو حصوں پر پھیل گیا۔

اسلام کی کتاب بعض ہوشیار لوگ کہتے ہیں کہ اسلام یہودیوں کی اور عیسائیوں کی تعلیم سے ماخوذ ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کی تعلیم پر وید کا اثر تھا۔ کیونکہ یہ یوروپین قومیں آریاؤں کی نسلیں تھیں۔ اس کا جواب صرف ایک معزز مؤرخ کی گواہی سے ہو سکتا ہے جس نے اپنی کتاب بیس برس کی محنت سے لکھی اور جو خود ایک متعصب عیسائی ہے۔

"کسی غیر ملک کے ماتحت نہ رہنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب سے زیادہ کوئی ملک اپنی رسوم۔ اپنی زبان اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی تشخص کو پوری طرح قائم نہیں رکھ سکا پر وہ دنیا پر صرف یہی ملک ایسا ہے کہ جو آب تک اُن اصول سلطنت قائم رکھے ہوئے ہے کہ جو اُس زمانہ میں جاری تھے کہ جب بطریقی رسوم پر عمل ہوتا تھا اُس کے طور و اخلاق وہی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدیوں پہلے چلے آتے تھے ؟"

"قرآن مجید کے محیّر العقول۔ رسیلے اور لوچ دار محاورات اُسوقت بن چکے تھے کہ جب ایلیڈ اور توریت و انجیل کا وجود بھی نہ تھا۔ طبیعت و خصلت انسانی کا یہ عجیب و غریب انسدادی کرشمہ ہے کہ ایک طرف تو اہالیٔ عرب اپنے جھونپڑوں میں جامد نظر آتے ہیں اور دوسری طرف وہ باہر نکل کر ہر نئی چیز کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ہر نئے رنگ میں رنگ لیتے ہیں"

(ہسٹری آف دی مورِیش امپائر ان یورپ مصنفہ ایس پی سکاٹ)

اِسلام کے عقیدے اسلام کا عقیدہ ہے کہ (۱) اللہ ایک ہے۔ قادر مطلق ہے۔ مادہ اور روح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اپنے تابعداروں سے کلام کرتا ہے۔ جو اُس سے اور اُسکی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہ اُس کو پیار کرتا ہے۔ (۲) جس طرح انسان کی جسمانی ضرورتوں کے لئے خدا پانی برساتا ہے۔ نباتات اُگاتا ہے۔ اور زندگی کے تمام اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ اسی طرح اُس کی رُوح کی پرورش کیلئے۔ لوگوں کو اپنی طرف ہدایت دینے کے لئے۔ لوگوں کو اپنی مرضی معلوم کرانیکے لئے ہر ایک ملک میں۔ ہر زمانہ میں پیغمبر بھیجتا رہتا ہے۔ لیکن زمانہ کے ترقی اور انکی قابلیت کے لحاظ سے پیغمبر بھی مختلف آتے رہے۔ زمانہ جتنا ترقی کرتا گیا۔ لوگوں کے سمجھنے کی قابلیت جسقدر بڑھتی گئی اسی قدر پیغمبروں اور اوتاروں کی تعلیم ترقی کرتی گئی۔ یہانتک کہ جب تہذیب اور عقل انسان ترقی کی حدتک پہنچ گئی اور تمام دنیا میں روحانی باتوں کے سمجھنے کی قابلیت آگئی تو قرآن مجید بھیجا گیا جس کے لانے والے تمام پیغمبروں کے سردار محمد مصطفیٰ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی لئے جسطرح حضرت محمدؐ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح پہلے کے تمام انبیاءؑ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (۳) قرآن مجید کیطرح تمام کتابوں پر جو پیغمبروں پر اُتری ایمان لانا ضروری ہے (۴) فرشتوں کا ماننا ضروری ہے۔ جو خدا اور بندوں کے درمیان ایلچی کا کام کرتے ہیں۔ (۵) جو کچھ بھلا یا بُرا ہوتا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے۔ خدا اپنی طرف سے کوئی بُرا کام زبردستی سے نہیں کراتا۔ لیکن انسان کی بداستعمالی سے وہ چیز خراب ہو جاتی ہے۔ آگ میں کھانا پکانے کا گُن ہے تو گھر جلانے کا بھی گُن ہے۔ یہ دونو گُن ایشور نے اسکو دیئے ہیں اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔ اب آدمی آگ سے گھر جلاتا ہے تو اس کا قصور ہے (۶) مرنے کے بعد اُٹھنا اور بھلے یا بُرے کرم کا بدلہ پانا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام کی تعلیم

اس کے دو حصے ہیں (۱) خود کیا کرنا چاہیئے (۲) دوسرے کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ پہلی بات کے بارے میں پورا لکھا جاوے تو ایک موٹی پستک بن جاوے لیکن ہم مختصر کر کے کچھ موٹی موٹی باتیں لکھتے ہیں۔ (۱) شراب۔ سؤر۔ مردار۔ جوا۔ خون وہ جانور جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر چھوڑا جاوے یہ سب حرام ہے۔ سود لینا۔ دینا بالکل منع۔ (۲) دن میں پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے اور تین وقت اسکے علاوہ نفل۔ (۳) رمضان کا تمام مہینہ روزے رکھنا پوہ پھٹنے سے لیکر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے جماع سے رُکے رہنا۔ رمضان کا روزہ فرض ہے۔ اسکے علاوہ مہینہ میں کم سے کم تین روزے نفل رکھتے ہیں۔ محرم کی دسویں اور بقرعید کے پہلے دن میں روزہ رکھتے ہیں۔ بہت سے پاپ سے پر اسچیت پانے کے لئے بھی دو دو مہینہ تک روزہ رکھایا جاتا ہے۔ (۴) سونا۔ چاندی۔ جانور۔ زمین میں سے مقرر حصہ ہر سال دان (خیرات) کرنا۔ یہ خیرات غریب یتیم۔ مسافر۔ غلاموں کی آزادی۔ اور جو اس محکمہ میں کام کرنیوالے ہوں انپر صرف ہوگی۔ (۵) جس کو صحت ہو راستے میں امن ہو پیسہ ہو وہ عمر بھر میں ایک بار کم سے کم مکہ معظمہ حج کرنے جاوے۔ یہ پانچ باتیں ہیں جو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔

(۲) دوسری بات کے بارے میں قرآن شریف کا ایک ادھیائے نقل کرنا کافی ہے:-

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا
قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ
كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ

خدا کا یہ قطعی حکم ہے (۱) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور (۲) ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے سامنے دونو یا ایک بوڑھے ہو جاویں۔ تو والدین کو اُف تک بھی نہ بولنا اور نہ جھڑکنا (اور جب گفتگو کرنا ہو تو) ماں باپ سے ادب اور تعظیم سے بولنا۔ ماں باپ کے سامنے عاجزی اور خاکساری سے نیاز مندی کا بازو جھکا دینا۔ ماں باپ کے لئے دعا کرنا کہ اے پروردگار تو انپر رحم کر کیونکہ انہوں نے ہم چھوٹے سے پالا ہے۔ خدا تمہارے دل کا حال خوب جانتا ہے۔ اگر تم (حقیقت میں) سعادتمند ہو اور ماں باپ کے حق میں تم سے کچھ غلطی ہو گئی ہو تو توبہ کرتے ہو خدا معاف کر دیگا۔ قرابت دار۔ مسکین اور مسافر کو اس کا حق پہنچاؤ دولت کو فضول خرچ مت کرو کیونکہ فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں (اور آدمی فضول خرچی کرتے کرتے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا
تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا
تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا
لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ
كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ
وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ
عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ
تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ
سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ

شیطان (کی طرح) ناشکرا اور ناقدر ہوتا ہے اور اگر ان غرباء سے اپنے پروردگار کی رحمت کے انتظار میں مُنہ پھیر نا پڑے تو انکو نرمی سے سمجھا دو (کہ اللہ جب دیگا تو تمہیں بھی ضرور ملیگا) خرچ کرنے میں ہاتھ کو اتنا نہ سکیڑو کہ وہ گردن تک پہنچ جاوے۔ اور بالکل کھول بھی نہ دینا کیونکہ (بخل کی وجہ سے) تم ہمیشہ نشانہ ملامت رہو گے اور (فضول خرچی کی وجہ سے) شکستہ خاطر اور شکستہ حال ہو کر بیٹھ جاؤ گے (دوسروں کی دولت پر حسد نہ کرنا کیونکہ) خدا جسے چاہے کشادہ دست کرتا ہے اور جسے چاہے تنگدست (تم اسکی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ) اپنے بندوں کا حال اچھی طرح جانتا اور خبر رکھتا ہے اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے نہ مارنا کیونکہ ہم تو تم کو اور انکو دونوں کو روزی دیتے ہیں۔ بیشک انکا مارنا بھاری گناہ ہے زنا کے پاس بھی نہ جانا۔ بیشک یہ نہایت ہی بیحیائی اور بُرا راستہ ہے اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے وہ جان نہ مارو اور جو مظلوم مارا جاتا ہے اس کے وارثوں کو ہم غلبہ دیدیتے ہیں بدنیتی اور بدخواہی کی نیت سے یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ (ہاتھ نہ لگاؤ) جب تک وہ جوان نہ ہو لے اپنا اقرار پورا کرو (کیونکہ دنیا اور دین دونو جگہ) عہد کی پرسش ہوتی ہے ناپ اور تول برابر اور ٹھیک ٹھیک رکھو۔ یہ بہتر طریقہ ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہوتا ہے جو تم نہیں جانتے اسے مت کہا کرو۔ بیشک کان آنکھ اور دل سب سے (انکے افعال کے بارے میں) سوال ہوگا۔ (قوت علم اور مرتبہ پاکر) زمین میں اکڑ کر نہ چلو (کیونکہ تم اپنے زور و قوت سے) زمین میں سوراخ نہیں ڈال سکتے۔ اور اپنی بلند مرتبہ اور سرفرازی کے سبب پہاڑ کی طرح بلند نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مِمَّآ اَوْحٰٓی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۴-۳)

ہو سکتے۔ ان باتوں کی برائیاں خدا کو ناپسند ہیں (اور جب خدا کو ناپسند ہیں تو بندہ کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی ناپسند کرے ورنہ بندہ بندہ نہیں) یہ حکمت کی باتیں خدا نے تمکو بتلائی ہیں (خلاصہ اور مختصر یہ ہے) خدا کے سوا کسی کو اپنا محبوب، مقصود، معبود نہ بناؤ ورنہ جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر پڑ جاؤ گے*

اِسلام کی دُعائیں

اسلام کا پورا یقین اور بھروسہ دعا پر ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ کوئی ضرورت اور کوئی کام بغیر دعا اور خدا کے دروازے پر گرنے کے پورا اور بابرکت نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے سب کا کارخانہ دعا پر چلتا تھا اسلام میں ہزاروں ایسے رشی گذرے ہیں جو اپنی اور دوسروں کی مشکلات کو دعا کے ذریعے سے آسان کرتے رہے ہیں۔ جتنی دعائیں اسلام میں ہیں شائد ہی کسی اور مذہب میں ہوں۔ چوبیس گھنٹہ میں انسان کو جتنے کام کرنے پڑتے ہیں۔ عمر بھر میں جس قدر امور آدمی کو درپیش ہوتے ہیں سب کے لئے دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ نیا چاند دیکھتے۔ نیا کام کرنے۔ نیا کپڑا پہننے۔ نیا پھل کھانے۔ نئے ملک میں جانے نئے آدمی سے ملتے کے وقت دعا ہے بعض کاموں میں آگے اور پیچھے دعا ہے۔ کھانے سے پہلے اور پیچھے۔ پیخانہ جانے سے پہلے اور پیچھے گھر سے نکلنے اور داخل ہوتے وقت دعا ہے۔ یہاں تک کہ جماع کے وقت جب آدمی اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا دعا ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے ابھی دنیا میں اسے سانس لیتے شاید گھنٹہ بھر بھی نہیں گذرتا کہ اس کے کان میں اللہ کا نام ڈالا جاتا ہے۔ پھر جب انسان مرنے لگتا ہے تو اسوقت بھی اسے قرآن کا ایک سورہ سنایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی نماز پوری دعا ہے اور یہ دعا وہ دن اور رات میں پانچ مرتبہ کرتا ہے اور کم سے کم تین مرتبہ فرض کے علاوہ نماز پڑھنی ہوتی ہے جسکو نفل کہتے ہیں اس طرح چوبیس گھنٹہ میں ایک کامل مسلمان کو آٹھ مرتبہ دعا کرنی پڑتی ہے ان تمام دعاؤں کو اگر ایک جگہ جمع کریں تو ایک الگ رسالہ بن جاوے۔ دعا کے متعلق اس کے آخری باب میں چند سطور ہیں*

باب دوم

اِسلام عالمگیر مذہب

اسلام تمام قوموں کے حالات اور تمام زمانوں کے واقعات کے مطابق ہے۔ اس کے اندر وہ قواعد ہیں جن پر ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم آسانی کے ساتھ عمل کر سکتی ہے۔ خدا کی ہستی کے متعلق اس کا عقیدہ ایسا صاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور روشن ہے کہ سب کے سمجھ میں آسکتا ہے۔ نہ اس میں ایک میں تین اور تین میں ایک کا گورکھ دھندا ہے۔ نہ اس میں خدا کے ساتھ تینتیس کروڑ دیوتا کو شریک کیا گیا ہے۔ نہ خدا کے ساتھ روح اور مادہ کو قدیم بنا کر خدا کو ایک انجینئر کی طرح بنا دیا ہے نہ اس میں عبادت کا طریقہ اور وقت اس قدر مشکل ہے کہ آدمی سے باسانی ادا نہ ہو سکے۔ نہ اس میں ایسے احکام ہیں کہ کسی ملک والے ایک خاص حالت میں اس پر عمل نہ کر سکیں۔ اسلام کی عالمگیری دو طور پر ہے (۱) اسلام کے اصول اب ساری دنیا میں مانے جاتے ہیں شراب۔ سور۔ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ سود کے قواعد امریکہ یورپ۔ روس میں مقبول ہوئے۔ چھوت چھات۔ گوشت خوری۔ بیوہ کی شادی وغیرہ جو اسلام نے رائج کیا تھا آج دنیا میں لوگ قبول کر رہے ہیں۔ (۲) مسلمان تمام دنیا میں پھیل گئے ہیں کوئی پرانی قوم اتنی تھوڑی مدت میں دنیا پر اس قدر جلد نہیں پھیلی جسقدر کہ عربوں کی قوم۔ اسلام ان مقامات پر بھی پھیلا جہاں تک کہ جغرافیہ کا قدم نہیں پہنچا ایک مشہور انگریزی مورخ کا بیان ہے :-

"اس تنہا انسان نے اپنی قوم کی عظمت پیدا کی اور اپنی زبان کو آدھی دنیا سے زیادہ پر پھیلا دیا جو باتیں کہ اس نے طعنہ کرنے والی قوم کو بارہ سو برس پہلے سکھائیں۔ آج شائقین اور مریدین لسے لندن پیرس (فرانس) برلن (جرمنی) میں پڑھتے ہیں۔ مکہ میں جہاں اس نے اذیتیں سہیں مدینہ میں جہاں وہ مرے قسطنطنیہ میں دمشق میں (فلسطین) بصرہ و بغداد میں یروشلم میں بلخ میں کابل میں کلکتہ میں پیکن (چین) میں۔ وسط ایشیا کے غیر آباد میدانوں میں ہندوستانی مجمع الجزائر میں۔ ان زمینوں میں جو اب تک ہمارے نقشہ پر مذکور نہیں افریقہ کے بے آب و گیاہ ریگستان میں ان گمنام گاؤں میں جو گمنام ندیوں کے کنارہ آباد ہیں"

اسلام کی علمی ترقیاں اس مضمون پر کچھ نہ لکھنا ہی زیادہ مناسب ہے کیونکہ مسلمانوں کی علمی ترقی ایسی مشہور ہے کہ آفتاب کو چھپایا جا سکتا ہے لیکن اس کو پوشیدہ رکھا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ آفتاب اور چاند اور دوسرے سیاروں کا علم دنیا کو مسلمانوں ہی نے سکھایا دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہے جسکو مسلمانوں نے کمال تک نہیں پہنچایا ہر فن اور ہر علم کے مشہور مشہور عالموں کا صرف نام لکھا جاوے تو کم از کم ۴۰ صفحے کی کتاب بن جاوے۔ بہت سے علموں کے تو وہ خود موجد تھے اور جن علموں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکھا اُس میں ایسا کمال پیدا کیا کہ وہ اسکے مالک بن گئے :-

"عرب نویں صدی میں ان مفید ترین قواعد کے مالک تھے جو مدتوں بعد زمانہ حال کے ہاتھ میں عجیب و غریب ایجادات کی کنجی بن گئے" (سیدالیٹ ہسٹری دا عرب صفحہ ۳۴۴)

"مسلمانوں نے علوم طبیعیہ کی تہذیب نہایت محنت کے ساتھ کی۔ علم الکیمیا۔ نباتات۔ طبقات الارض۔ علم الاقتصاد اور علم فلاحت۔ اور تاریخ تمدن نے بڑے بڑے آدمیوں کے دماغ اور طاقت کو پگھلا دیا ہے۔ لیکن درحقیقت مسلمان زمانہ حال کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے طریق آزمائش ایجاد کیا" (ڈریپر جلد دوم صفحہ ۴۷)

"علم الکیمیا بلاشرکت غیرے مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ ابو موسیٰ جعفر کی یاد علم الکیمیا میں کبھی نہیں بھولے گی" (ہسٹری دی ڈیلیپمنٹ آف یورپ صفحہ ۳۹۸)

"اُن کے زمانہ میں کوئی مہذب قوم علم فلاحت کے اصول ان سے زیادہ مکمل اور سنجیدہ نہیں جانتی تھی" (کرکٹن جلد دوم ۱۱۶)

"کوئی قوم حتیٰ کہ یونانی فصاحت، اور عروض میں عربوں سے بڑھ کر نہ تھے"

"فلسفہ میں، فارابی رازی۔ ابن رشد ابن سینا وغیرہ کے نام ابھی تک مسطور ہیں جنہیں دشمن کی آنکھ بھی دیکھتی ہے اور دوست کی بھی۔ ابو حسن صبا کو کون نہیں جانتا جس نے الجبرا کو جیومٹری کے مطابق بنایا البیرونی جو سلطان محمود کے دربار میں تھا فلسفہ ریاضی اور جغرافیہ میں اس کے برابر کوئی تھا؟ اس دربار کا مشہور صاحب قلم فردوسی تھا جسکی نظیر یورپ کے ہومر میں بمشکل ملتی ہے۔ تمام مشرق میں مسلمانوں کی طرف سے علم کی روشنی پھیلی"

"مسلمانوں کی حکومت میں علم کی روشنی مشرق کے تمام حصوں پر پھیل گئی یہانتک کہ چین تک اُس کی شعاعیں پہنچیں ابن یونس کے فلکیات کے نقشے ۱۲۸۰ میں چینیوں نے ترجمے کیئے"

"تعمیر میں بے نظیر ہونا بچہ بچہ جانتا ہے لکھی ہوئی کتابیں بنائی ہوئی عمارتیں ابدی گواہ ہیں"

صرف ایک حوالہ دیکر اس مضمون کو یہیں چھوڑتے ہیں۔

"قرآن ایک ہی کتاب تھی جسکی مدد سے عربوں نے سکندر اعظم سے زیادہ ممالک فتح کیئے روم کی سلطنت سے بڑی سلطنت حاصل کی اور صدیوں میں وہ فتوحات حاصل کیں جسکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول کیلئے مقدم الذکر کو ہزاروں سال لگتے۔ جسکی مدد سے برخلاف دیگر قحطانی توموں کے یورپ میں بحیثیت بادشاہ کے آئے جہاں رومی بحیثیت تاجر اور یہودی قیدی یا بھاگے ہوئے آئے ہاں اسلئے یورپ میں آئے کہ ان تباہ گروں کے ساتھ مل کر انسانیت کو مشعل دکھائیں۔ صرف انہی لوگوں نے جبکہ تاریکی چاروں طرف محیط تھی قدیم یونانی علم و دانش کو زندہ کیا۔ فلسفہ طب فلکیات اور موسیقی کی سنہری علوم کی تعلیم مشرق اور مغرب دونو کو دی۔ عرب زمانہ حال کے سائینس کے گھوڑے پر کھڑے تھے۔"

"مور (اہل مراکش) مسلمان ہی ہیں۔ مسلمانوں کے زمانہ سے پیشتر کسی نے یورپ سے چین تک سفر کرنیکی جرأت نہیں کی تھی۔ مسلمانوں نے بحیرہ روم کے پانیوں اور سویز سے چین کے سمندروں تک کو ایک کر ڈالا تھا۔ انہی نے مشرق کا راستہ ہمیں بتایا۔ اور حروب صلیبیہ کے بعد مشرقی اشیائے راحت کے ظہور ہی نے مشرق کی دولت و وسائل سے یورپینوں کو آگاہ کیا۔ اور جیسا کہ راڈویل نے تسلیم کیا ہے وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے مشرق کو مغرب سے ملا دیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے بغیر یورپ آج بھی ازمنہ متوسط میں غوطے کھاتا ہوتا۔" (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)

"مسلمانانِ ازمنہ ماضیہ کے بیشمار گرانقدر احسانات سے تمام دنیا کی گردن خم ہے۔ وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے یونانی علم ادب کے خزانوں کو عہدِ وسطےٰ سے دورِ جدید میں منتقل کر دیا۔ اور رفیع الشان فن تعمیر کی بنیاد ڈالی۔ جس کی مشہور ترین مثالیں "تاج محل" اور "الحمرا" ہیں۔ وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے جبر و مقابلہ۔ علم کیمیا (کیمسٹری)، علم ہیئت اور علم طب کو عروج پذیر کیا جنہوں نے عربوں کی سلطنت میں یونیورسٹیاں اور بغداد و قاہرہ میں ایسے عظیم القدر کتب خانے قائم کیئے۔ جو اپنی آپ ہی نظیر ہیں جس زمانہ میں لنڈن میں جابجا معمولی جھونپڑیاں نظر آتی تھیں۔ اور اس کے بازار اور گلی کوچے ایسے غلیظ و متعفن تھے۔ کہ کسی شخص کو صاف و پاکیزہ ہوا میسر نہ تھی۔ قرطبہ کے بازار اور محلے اپنی صفائی اور خوشنمائی میں مشہورِ عالم تھے۔ عربی ایک عالمگیر زبان ہے جو دنیا کے بہت سے حصوں میں بولی جاتی ہے۔ اور اگرچہ زیادہ اقوام چینی حروف استعمال کرتی ہیں۔ تاہم عربی دنیا کے دُور دراز حصوں میں رائج ہے۔ اور عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہب نے ترقی کی ہے۔ آج ہم جن نفیس پارچات سے اپنی دیواروں اور فرشوں کو مزیّن کرتے ہیں۔ انکے بننے اور تیار کرنیکا کام ہمیں مسلمانوں ہی نے سکھایا تھا جن عطروں اور خوشبوؤں سے ہم اپنے دماغوں کو معطّر کرتے ہیں۔ انکی تیار کرنیکا کام ہم نے مسلمانوں ہی سے سیکھا تھا ہم اپنے بچوں کو جن نصاب کی کتابوں سے ریاضی سکھاتے ہیں۔ انکے مصنّف مسلمان ہی تھے۔" (الفریڈ مارٹن) دنیا کے عظیم مذاہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام اور تہذیب

چھوٹے کا سلوک بڑے کے ساتھ کیسا ہونا چاہیئے۔ اور بڑے کا برتاؤ چھوٹے سے کیسا ہونا چاہیئے۔ ان قواعد کا نام تہذیب ہے۔ اس مضمون کو اسلئے ہم تین حصّوں پر تقسیم کرینگے۔ (۱) اوّل وہ تعلّقات جو ایک انسان کو دوسرے سے ہوتے ہیں۔ (۲) وہ تعلّقات جو محکوم کو حاکم سے ہوتے ہیں۔ (۳) وہ تعلّقات جو حاکم کو محکوم سے ہوتے ہیں۔

اوّل۔ وہ تعلّقات جو آپس میں ایک دوسرے کو ہوتے ہیں۔ اس کے لئے اسلام کی تعلیم کو دیکھنا چاہیئے (دیکھو مضمون ہذا صفحہ (۲۳۷) اس میں شراب، جوا۔ سود کو منع کیا گیا ہے۔ شراب اور جوا سے جو فساد ہوا کرتا ہے وہ ظاہر ہے۔ سود میں بڑی خرابی یہ ہے کہ ساری قوموں کی دولت سمٹ کر چند آدمیوں کے پاس آجاتی ہے سود خوار میں حرص زیادہ ہو کر خود غرضی اور بے رحمی آجاتی ہے اور انسانی ہمدردی اس میں سے نکل جاتی ہے۔ اور سود دہندہ (قرضدار) مفلس ہو کر تنگدست ہو کر بے باک ہو جاتا ہے جھوٹ چوری بے ایمانی خلاف وعدہ کرنے میں اسے کچھ پس و پیش نہیں ہوتا۔ اور اس بات کے لئے کوئی دلیل لانے کی ضرورت نہیں کہ ساہوکار مہاجنوں کے سبب سے کتنے خاندان برباد ہو گئے۔ بدمعاش اور لچے بن گئے۔ جنگی حالت تہذیب کے بالکل خلاف ہے۔

پھر دیکھو اسلام کی تعلیم نمبر (۲) جہاں ماں باپ بھائی بہن قرابت دار غریب مسکین سب کا حق بتلایا ہے یہ قانون تمدن ہے (سوشیل لا) پھر کہا کہ فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کی وجہ سے انسان ناشکرا ہو جاتا ہے یہ قانون اقتصاد ہے (Economy) نرم گفتاری (Politeness) اس طرح سے سکھائی کہ جن کی ضرورت تم پورا نہیں کر سکتے انکو نرمی سے جواب دیدو کنجوسی روکنے کے لئے کہا کہ نہ ہاتھ کو بالکل کھولدو نہ بالکل گلے سے باندھ کر رکھو کیونکہ پہلی صورت میں تم شکستہ حال ہو جاؤ گے اور دوسری صورت میں لوگ ملامت کرینگے۔ بخیل کہا کرتے ہیں کہ مال جمع نہ کریں تو آیندہ کہاں سے لائیں۔ چونکہ اس سے خدا پر ایمان نہیں رہتا۔ اس لئے کہا کہ خدا روزی کم و بیش دینے والا ہے وہ اپنے بندوں کا حال خوب جانتا ہے۔ فرانس اور بعض دوسرے ملک والے شادی نہیں کرتے کہ کہاں سے کھلائینگے یا اولاد کے بند کرنے کی فکریں کیا کرتے ہیں۔ اس سے قوم کی نسلی ترقی بند ہوتی ہے اسکو بند کیا۔ زنا کرنے سے نسل خراب لڑائی پیدا۔ اور جائداد کا اصلی وارث معلوم نہیں ہوتا اسکو بند کیا۔ قتل ناحق کرنا بند کیا۔ امانتداری سکھانے کے لئے کہا کہ یتیم کا مال جوان ہونے تک حفاظت سے رکھو۔ پابندی عہد سکھائی کیونکہ جو قوم عہد کی پابند نہیں وہ مہذب نہیں۔ ماپ تول ٹھیک رکھنے کا حکم دیا۔ بے کار بے جانے اور بے دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی خبر اڑادینی بے سمجھے کسی پر اعتراض کر دینا کسی کی نیت پر حملہ کر دینا اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے اسکو یہ کہکے بند کر دیا کہ جو تم نہیں جانتے اس کے پیچھے مت پڑو کہ دنیا اور آخرت میں آنکھ اور کان اور دل کی بابت سوال کیا جائیگا۔ غرور گھمنڈ کسی کو پسند نہیں اور نہ شریفوں کا کام ہے۔ اسکو ناپسند کیا اخیر میں فرمایا کہ یہ سب بدتہذیبیاں خدا کو ناپسند ہیں۔ وراثت کے بانٹنے کا جو طریقہ اسلام میں رکھا ہے وہ کسی مہذب قوم میں نہیں ۔ عیسائیوں میں صرف بڑے لڑکے کو جائداد ملتی ہے اور چھوٹا بھائی کچھ دست بردانشتہ پا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں صرف بیٹوں کو جائداد ملتی ہے باپ بھائی وغیرہ محروم ہیں۔ لیکن اسلام نے مرنے والے کے ان تمام تعلقات پر نگاہ کر کے عورت۔ مرد سب کو حصہ دیا۔ اور تین طرح کے حصہ دار بتائے۔ اول جن کو حصہ دینا سب سے مقدم ہے یہ لوگ باپ۔ ماں۔ عورت یا مرد۔ ان کے الگ الگ حصے بتائے۔ اس کے بعد دوسرے درجہ کے حصہ دار ہیں بیٹا بیٹی بہن۔ بھائی۔ چچا۔ دادا۔ اس کے بعد وہ لوگ جنکو مہربانی یا برادری کے لئے کچھ دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بھتیجا۔ نانا۔ بھانجہ۔ ماموں وغیرہ ہیں۔

پولیٹیکل اکانومی Political Acmomy کا ایک مسئلہ ہے کہ دولت کا بہت سے اشخاص میں تقسیم ہونا اس سے اچھا ہے کہ ایک شخص تک محدود رہے۔ اور یہ ٹھیک ہے کیونکہ اس میں صرف ایک شخص کو فائدہ ہوتا ہے اور قوم غریب ہو جاتی ہے۔ اب بتاؤ کہ اس سے بڑھکر اور بہتر تہذیب کا نمونہ اور کیا پیش کیا جا سکتا ہے اس قسم کی تعلیم سے قرآن آدھے سے زیادہ بھرا ہے لیکن اس مختصر رسالہ میں اتنی ہی گنجائش ہے۔

دوم۔ وہ تعلقات جو محکوم کو حاکم سے ہونے چاہیئے۔ اس کے لئے یہ سوچنا چاہیئے کہ بیٹے کو باپ سے کس طرح پیش آنا چاہیئے وہ تو اوپر گذرا۔

(حدیث میں ہے باپ تین ہیں پیدا کرنے والا۔ استاد۔ خسر)

راجہ کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے اس کے لئے قرآن میں صاف حکم ہے کہ جو تمہارا بادشاہ ہو اس کا حکم مانو۔ اگر وہ تمہارے مذہبی کام سے روکتا ہے تو اس کے ملک سے نکل جاؤ لیکن بغاوت مت کرو۔ اسلام بغاوت کے برخلاف ہے کیونکہ اسلام کا ایک معنی صلح بھی ہے آجکل ترک موالات None Co-operation کی گڑبڑی ہے وہ اسلام کے بالکل خلاف ہے گو ہمارے مولوی جوش دلانے کے لئے اسے مذہب کا رنگ چڑھا رہے ہیں ۔

سوم وہ تعلقات جو حاکم کو محکوم کے ساتھ ہوتے ہیں اسکو بھی ہم تین تقسیموں میں رکھتے ہیں (الف) عورتوں کے ساتھ سلوک (ب) غلام اور نوکروں کے ساتھ سلوک (ج) رعایا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ سلوک۔ (الف) عورتوں کے ساتھ جو عمدہ سلوک اسلام نے بتلایا ہے وہ دنیا کی کسی قوم اور کسی مذہب میں نہیں۔ ہندو شاستر میں عورتوں کو جس نظر سے دیکھا گیا ہے وہ منوسمرتی باب ۹ شلوک ۱۵-۱۸-۱۹ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ رومن جو قانون کے لئے دنیا میں مشہور تھے ان میں عورتوں کے حقوق یہ ہیں! کہ عورت شادی کے بعد مرد کی زرخرید جائداد ہوجاتی ہے اس کا مال و متاع خود بخود شوہر کی ملک ہوجاتا ہے کوئی عہدہ وہ نہیں پاتی کسی کی ضامن نہیں ہوسکتی۔ کسی سے معاہدہ نہیں کرسکتی۔ مرنے کے وقت وصیت تک نہیں کرسکتی دیکھو انسائکلوپیڈیا برٹینیکا لفظ Women کیا یہ تمام باتیں ہندو شاستر میں اور عیسائیت میں آجتک نہیں پائی جاتی ہیں۔ اب اس کے مقابل اسلام کی تعلیم کو رکھو (۱) جو لوگ محمڈن لاء (شریعت محمدیہ) پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ عورت وصیت کرنے۔ معاہدہ کرنے۔ گواہی دینے۔ بیوپار کرنے۔ ضامن دینے میں سب باتوں کی مختار ہے۔

(۲) عورت بیٹی ہوکر۔ ماں ہوکر۔ بیوی ہوکر۔ باپ ماں سے۔ بیٹے سے۔ خاوند سے حصہ لیتی ہے اس کے علاوہ خاوند سے (جو بعض اوقات ہزاروں کا ہوتا ہے) لیتی ہے پھر لطف یہ ہے کہ کھانے پینے اور ضروریات زندگی میں اس کا کچھ خرچ نہیں بیٹے کو۔ خاوند کو۔ باپ کو اسکی تمام ضروریات پوری کرنی پڑتی ہیں بنگالی اور دوسری قومیں داماد کو روپیہ دیتی ہیں (شاید بیٹی کا دان کافی نہ تھا) مسلمانوں میں بیٹی کو داماد ہزاروں روپیہ دیتا ہے۔ عورت اپنا حصہ نالش کرکے لے سکتی ہے۔ (۳) قرآن کریم میں انکے ساتھ سلوک۔ نرم بولی۔ درگذر کرنے کے لئے بہت کم ہے یہاں تک کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب انتقال کر رہے تھے تو یہ وصیت کر گئے تھے کہ نوکروں اور عورتوں کا خیال رکھنا۔ (ب) نوکروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حال تو اوپر کی سطر میں دیکھئے۔ غلاموں کو (جنکو خرید کر لاتے تھے) انکے ساتھ مسلمانوں نے بھائیوں کی طرح برتاؤ کیا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کا دوسرا خلیفہ جب بیت المقدس میں فاتحانہ داخل ہوا۔ تو اس کا غلام اونٹ پر بیٹھا تھا اور خود خلیفہ اونٹ کی رسی پکڑ کر چل رہا تھا کیونکہ غلام کی باری تھی اور اونٹ دونو کے لئے ایک تھا۔ ہمارے آقا نوکر کا اتنا ہی کام کردیتے تھے جتنا نوکر اُس کا کام کردیتا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی جو کھاتے اور پہنتے تھے غلام کو بھی وہی کھلاتے اور پہناتے تھے۔

یہ اسلام ہی ہے جس نے دنیا سے غلاموں کی آزادی کی بنیاد ڈالی۔ کرسچن لوگ زبردستی یہ خوبی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہماری دلیل یہ ہے:۔ (۱) اسلام نے جو برتاؤ اُن کے ساتھ عملاً کیا وہ بھائیوں کا سا تھا۔ (۲) بہت سے گناہوں سے پرائسچت بنانے کے لئے غلام کا آزاد کرنا مقرر فرمایا (۳) غلام کو آزاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کا بڑا ثواب رکھا۔ (۴) زکوٰۃ ہر مسلمان پر فرض کی (دیکھو کتاب مذاہب سطر) اور اس کے مصارف میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا بھی ہے۔ اس طرح اسلامی گورنمنٹ بہت کچھ کر سکتی ہے۔ (۵) اسلام نے مساوات کی جو تعلیم دی وہ بےنظیر تھی۔ (۶) بہت سے مسلمان بادشاہوں نے اپنے غلام کو اپنی لڑکیاں دیں۔ التمش۔ قطب الدین۔ سبکتگین۔ الپتگین کون تھے ؟ غلام

اس کے بالمقابل کریسچن یا دوسری قوم نے کیا کیا یہ ایک لمبی داستان ہے۔ اور اس قسم کی باتیں ہم اپنی دوسری کتاب کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ جس میں اسلام۔ ہندوازم۔ اور کرسچنٹی کا مقابلہ کرکے دکھایا جاویگا۔

(ج) رعایا کے ساتھ سلوک۔ جو سلوک اور مساوات کا برتاؤ مسلمانوں نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا وہ کوئی قوم نہیں کر سکی اور نہ اس تہذیب کے زمانہ میں کوئی قوم کرتی ہے۔ مسلمانوں کے متعلق تین اعتراض بتائے جاتے ہیں۔ (۱) انہوں نے مذہبی آزادی نہیں دی۔ (۲) انہوں نے غیر مسلم قوموں پر جزیہ مقرر کیا۔ (۳) انہوں نے اپنی رعایا میں قتل۔ غارت۔ ظلم مچایا۔ سختی بہت کرتے تھے۔

پہلے اعتراض کا جواب تو اسی کتاب میں دوسری جگہ ایک خاص ادھیائے میں دیا جاتا ہے۔ (۲) دوسرے اعتراض جزیہ کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے کہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ جزیہ کیوں لیا جاتا تھا اور کتنا لیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں ہر ایک آدمی سے ضرورت کے وقت فوجی کام لیا جاتا تھا۔ ہر مسلمان جنگ کی آواز پر سپاہی تھا۔ لیکن غیر مسلم قومیں جو جنگ میں شریک نہیں ہوتی تھیں وہ ایک معمولی ٹیکس دیکر جنگی کاروبار سے محفوظ رہ جاتی تھیں اس معمولی ٹیکس کو دیکر وہ اپنی جان۔ مال۔ عزت اور مذہب کا بیمہ مسلمان سے کرا لیتے تھے۔ اس تہذیب کے زمانہ میں دنیا کی تمام حکومتیں مال کی حفاظت کیلئے الگ ٹیکس لیتی ہیں جان کی حفاظت کے لئے الگ۔ رستہ چلنے کے لئے الگ۔ پانی لینے کے لئے الگ۔ آمدنی پر۔ جانوروں پر چراگاہوں پر۔ سامان آرائش پر۔ غرض ہر ضرورت زندگی پر ٹیکس ہے۔ اس کے ساتھ بادشاہ وقت کو سپاہی سے مدد لینی پڑتی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اگر غیر قوموں سے برائے نام ٹیکس لیکر انکو جنگ کی آگ سے بچا لیا انکی عزت و مذہب کے خود محافظ ہو گئے تو کیا برا کیا۔ پھر لطف یہ ہے کہ جو جزیہ دیتا تھا اس پر کوئی اور ٹیکس نہیں۔ ادھر مسلمانوں کو زمین کا ٹیکس۔ جانوروں کا ٹیکس۔ سونے چاندی کا ٹیکس۔ الگ دینا پڑتا تھا (دیکھو کتاب مذاہب سطر) پھر جنگ میں جان جو دینی پڑتی تھی سو الگ۔

جزیہ سے مسلمانوں کی رعایا پروری معلوم ہوتی ہے

دنیا میں جتنی فاتح قومیں ہوئی ہیں ہمیشہ انہوں نے اپنی قوم کا حق زیادہ رکھا ہے اب آئرلینڈ میں انگلینڈ والے زیادہ حقوق رکھتے ہیں ہندوستان کے آرین نے جب کول اور دراوڑوں سے ملک فتح کئے تھے انکو کس حیثیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھا تھا؟ نپولین نے اپنے قوم کے حقوق انگلینڈ والوں پر کیا سمجھے تھے؟ لیکن مسلمان ہیں کہ اپنی قوم پر مختلف ٹیکسیں لگاتے ہیں اور پھر اُنکو جنگ کی بھٹی میں جھونک دیتے ہیں جہاں کیلئے خوف ہے کہ اب بی بی بیوہ ہوتی ہے۔ اب بچے یتیم۔ ادھر غیر مسلم قوموں پر ایک برائے نام ٹیکس لگاتے ہیں اور صرف ایک ٹیکس اور اُس کے عوض میں جنگ کی خدمت اُن سے نہیں لی جاتی۔ اُنکے جان۔ مال۔ عزت مذہب کے یکساں ذمہ وار مسلمان ہوتے ہیں۔ کیا دنیا میں ایسی قوم تھی یا ہے؟

مسٹر گو بینو کہتے ہیں:۔ "یہودی جن کو زرتشتیوں نے وقتاً فوقتاً قتل کیا۔ عیسائی جنکو انہوں نے شہر بدر اور عبور دریا کر دیا تھا ایسے پیغمبر کے اقتدار میں انہوں نے آزادی سے سانس لی جس نے (صلے اللہ علیہ وسلم) انکو مسلم (لیکن ناقص) تسلیم کیا اور برائے نام ایک ٹیکس اُن سے لیا اور اسکے عوض انکو خدمات جنگی سے مستثنیٰ کر دیا۔" (دی سپرٹ آف الیسٹ صفحہ ۵۶)

اوپر کے حوالہ پر غور کرنے سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) پُرانی قومیں آپس میں کس قدر عداوت رکھتی تھیں۔ (۲) جزیہ کیوں لگایا گیا (۳) آزادی سے سانس لینا Breathed freely (۴) اسلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہود اور عیسائی زرتشتیوں کو مسلم سمجھتا تھا۔ لیکن ناقص اس سے اسلام کی فراخ حوصلگی معلوم ہوتی ہے۔ (۵) اسلام کا جزیہ Nominal برائے نام تھا۔

اب یہ بات لکھنا باقی ہے کہ جزیہ کتنا لیا جاتا تھا۔ آدمی کی حیثیت دیکھ کر جزیہ لیا جاتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ برس میں بارہ روپیہ ہوتا تھا۔ بیس برس سے کم اور ساٹھ برس سے زیادہ عمر والے سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا۔ (جب جنگی عمر نہیں تو ٹیکس بھی نہیں) لنگڑے لولے۔ عورت بہرے۔ اندھے سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا۔ مسلمان بادشاہ جب کسی قوم کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے تو جزیہ واپس کر دیتے تھے۔

(۳) تیسری بات کہ مسلمان قتل و غارت کرتے تھے سو اس داغ سے دنیا کی کوئی قوم خالی نہیں۔ فرانس انگلینڈ کی لڑائیاں۔ پروٹسٹنٹ رومن کیتھولک کے جنگ۔ سو سو برس کی لڑائیاں۔ امریکہ کی خونریزیاں۔ مرہٹوں کی شورش چنگیز۔ ہلاکو کی خونریزی۔ کورو و پانڈو کی لڑائی۔ سینکڑوں تاریخی واقعات کس کو معلوم نہیں؟۔ عباسی سلطنت۔ اسپین اور ٹریپولی کی سلطنت۔ ہندوستان کی سلطنت میں جو بڑے بڑے فوجی۔ ملکی عہدے غیر قوموں کو دیئے گئے اُنکی نظیر تاریخ میں ملتی ہے۔ کبھی ہندوؤں نے اپنی محکوم رعایا کو بڑا عہدہ دیا تھا؟ پُرانے زمانہ میں یوروپین قومیں دیتی تھیں؟۔ دیلمی سلطنت کا نصر بن ہارون عیسائی وزیر تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اُس نے تمام ملک میں گرجے نہیں بنائے؟ جبرئیل بن بختیشوع جس نے مامون الرشید کے زمانہ میں وہ عزت پائی تھی کہ بادشاہ سے ملنے سے پہلے اُس سے ملنا ضروری تھا کیا عیسائی نہیں تھا؟ مامون کے دو وزیر فضل بن سہل اور حسن بن سہل کیا مجوسی نہیں تھے؟ ہندوستان میں اورنگ زیب نے ہفت ہزاری عہدہ جو بڑا عہدہ تھا ہندوؤں کو نہیں دیا تھا؟ اکبر۔ شاہجہان۔ شیر شاہ۔ جہانگیر تو پرانے زمانے کے لوگ تھے۔ اس بے اختیاری کے زمانہ میں حیدر آباد کے سر کرشن پرشاد۔ افغانستان کے فنانشیل منسٹر مسٹر ہیوز جی۔ ٹرکی کے سیاہ و سفید کے مالک عیسائی افسر بھولنے کے قابل نہیں ہیں۔

مسلمانوں کی سیاسی ترقیاں

ضرب المثل ہے Muslims were the best[ع۱] legislators & lawgivers* یورپ میں کونسا قانون ہے جو ٹریپولی اور اندلس کے قوانین سے نہیں لیا گیا۔ چھ سو برس تک مسلمانوں نے ہندوستان میں راج کیا۔ آج سو برس سے انگریز حکومت کرتے ہیں۔ (خدا انکی حکومت بہت دنوں تک رکھے) اس قانون کو مسلمانوں سے جو آئین اکبری۔ تزک جہانگیری میں ہے ملاؤ اور دیکھو کتنا فرق ہے۔

مذہبی آزادی کا سبق یورپ کو عبد الرحمٰن ثالث نے اور ہندوستان کو شیر شاہ و اکبر نے سکھایا۔ اس تہذیب کے زمانہ میں لوگ Republic[ع۲] کو پسند کرتے ہیں لیکن جسوقت فریڈرگ سیکنڈ کا یورپ وحشت کی تاریکی میں۔ ہندوستان برہمنوں کی پوجا میں مشغول تھا۔ روم پوپ کی پرستش پر جھکا ہوا تھا اسلام نے ری پبلک کی بنیاد ڈالی۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا بادشاہ جو مقرر ہوا وہ انتخاب سے ہوا۔ اُس کے بعد اگرچہ شخصیت آگئی لیکن پھر بھی قوموں کا لحاظ رہا کیا۔ بنی اُمیہ کے بعد بنی عباس ہوئے اس طرح پر کہ بنی اُمیہ کی سلطنت سے بیزار ہو کر لوگوں نے بنی عباس کی بیعت (انتخاب election) کر لی۔

ع۱ مسلمان سب سے اعلیٰ مقنن اور قانون کو چلانیوالے تھے۔
ع۲ جمہوریت

باب سوم

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

اسلام پر مشہور اعتراض یہی ہے۔ تاریخ والوں نے جب دیکھا کہ اسلام نے مشرق و مغرب کو فتح کر لیا۔ دنیا کی تمام قوموں سے اُسے جنگ کی ضرورت پڑی تو یہ گمان کیا کہ اسلام کی تمام ترقی کے اندر تلوار چھپی ہوئی تھی۔ آؤ دیکھیں حقیقت کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) قرآن شریف کا صاف حکم ہے کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ کیونکہ جب ہدایت اور گمراہی ظاہر ہو گئی ہے تو پھر زبردستی کی ضرورت کیا ہے زبردستی وہاں کرتے ہیں جہاں دلیل نہیں ہوتی۔ جہاں دلیل صاف ہے وہاں دل خود بخود حق کی طرف کھینچ کر چلا آتا ہے۔

(۲) پہلے یہ سوال ہونا چاہیئے کہ جن اسلام کے سپاہیوں نے تلوار چلائی انکو کس تلوار نے مسلمان بنایا تھا۔

(۳) اسلام پہلے بیکسی سے شروع ہوا یا زور اور زبردستی سے۔ تیرہ برس تک مکہ میں جو تکلیفیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے محدودے چند ماننے والوں کو ہوئی۔ اسکی داستان آدمخواروں کی تاریخ میں بھی نہیں نکلیگی۔ آپکے مرید ایک ایک کرکے افریقہ کی طرف۔ مدینہ کی طرف بھاگ گئے۔ آخر آپ کو بھی وطن چھوڑنا پڑا۔ وہاں بھی قریش کے لوگ پیچھے پڑے رہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تلوار اسلام کے ہاتھ میں تھی یا اسلام کے مخالف کے ہاتھ میں۔

(۴) چوتھی دلیل محمد مصطفےٰ کا ایسا گن بتلاتی ہے کہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ہے۔ مکہ والے جو آپ کی جان کے لاگو جنہوں نے آپکے ماننے والوں کو بے رحمی سے مارا تھا جنہوں نے آپکے مریدوں کو اونٹ کے پاؤں میں باندھ کر چیر دیا تھا۔ جنہوں نے ایک نیک عورت کی شرمگاہ میں بھالا مار کر مار دیا تھا۔ جن کے ظلم سے آپ اور آپکے مرید افریقہ اور مدینہ بھاگنے پر مجبور ہوئے تھے (جہاں اس تہذیب کے زمانہ میں بھی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک۔ پانی تک نہیں) اُن مکہ والوں پر خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دیا۔ اور وہ پاکوں کا سردار دس ہزار فوج کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا تو دشمنوں میں کھلبلی پڑ گئی۔ اور سب کو یقین تھا کہ ہم بے دریغ تلوار کے آگے دھر لئے جاوینگے۔ جب کانپتے لرزتے آپکے سامنے آئے تو آپنے پوچھا بتاؤ تم سے کیا کیا جاوے انہوں نے کہا کہ ہم بے رحمی سے مارے جانے کے قابل ہیں آپنے فرمایا کہ جاؤ میں نے تم سب کو معاف کیا لا تثریب علیکم الیوم میں نہ صرف تم کو معاف کرتا ہوں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ خدا بھی وہ قصور معاف کر دے جو تم نے اس کا کیا ہے اس واقعہ کو جس تاریخ میں چاہو دیکھ لو چھوٹی بڑی بدمست کی دشمنی کی۔ کیا کسی مہاپرش کی زندگی میں ایسا واقعہ ہے کہ اختیار ملنے پر خونخوار دشمن کو چھوڑ دیا جائے اس وقت تو بہت اچھا موقع تھا کہ تلوار سے اسلام کو پھیلایا جاتا۔ کیا تاریخ پڑھنے والے گواہی نہیں دینگے کہ رومن کیتھولک نے اختیار پانے پر پروٹسٹنٹ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا سلوک کیا۔ سری شنکر اچارج نے بدھ مذہب والوں سے کیا سلوک کیا۔ پروٹسٹنٹ رومن کیتھولک پر کیسے حاوی ہوئے۔ یوروپ میں سنہ ۱۴۸۱ء سے سنہ ۱۴۹۹ء تک ۱۰۲۲۲۔ آدمی ارتداد کے جرم میں جلادیئے گئے۔ انکویزیشن (محکمہ تعذیب) کی مجلس نے ہزار آدمیوں پر ارتداد کا جرم لگایا۔ (۶) اسلام کی تمام جنگیں دفاعی ہیں (Defensive)۔ کبھی انہوں نے ابتداء نہیں کی قرآن کریم کہتا ہے۔ اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں لیکن حد سے مت بڑھو۔ خدا حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند کرتا ہے (۷) جزیہ لیکر مذہب کو نہ چھیڑنا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام زبردستی سے نہیں پھیلا کیونکہ جب غیر مسلم قومیں مسلمانوں کی اسقدر ادھین تھیں کہ انکو اپنے مذہب کی رکھیا کیلئے ٹیکس دینا پڑتا تھا تو مسلمان انکو زبردستی کر کے آسانی سے مسلمان بنا سکتے تھے اور مسلمان بنانے میں انکا فائدہ بھی بہت تھا کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں مسلمان ہو کر آدمی کو کئی کئی ٹیکس دینے پڑتے تھے اور جزیہ دیکر صرف ایک۔ پھر غیر مسلم کو مسلم بنانے میں یہ فائدہ ہوتا کہ مسلمانوں کی فوج زیادہ ہو جاتی پس اگر مسلمان زبردستی غیر قوموں کو مسلمان بناتے تو نہ صرف انکی آمدنی بڑھ جاتی بلکہ انکی فوجی طاقت بھی۔ برخلاف اسکے مسلمان غیر قوموں سے صرف ایک ٹیکس لیتے ہیں اور ان سے جنگ کی خدمت بھی بند۔ کیا اس سے بڑھکر رعایت آدمی کے خیال میں آسکتی ہے (۸) زبردستی اگر مسلمان بنائے جاتے تھے تو قدرتاً چاہیئے تھا کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی سلطنت تھی وہاں غیر قوموں سے مسلمان زیادہ رہتے ہندوستان میں چھ سو برس مسلمانوں کا لوہا برستا رہا کیا اس چھ سو برس میں اتنے ہندو مسلمان ہوئے جتنے کہ انگریزوں کی ایک صدی حکومت میں کرسچن بن گئے حالانکہ انگریز بھی زبردستی نہیں کرتے۔ ٹرپولی اندلس میں آج مسلمان زیادہ ہیں یا غیر قومیں۔ (۹) مسلمانوں کی سلطنت پر جب زوال آیا اور ہلاکو خاں (تعجب ہے کہ بعض لوگ ہلاکو چنگیز کو مسلمان سمجھتے ہیں) نے بغداد کو تباہ ویران کر دیا آگ لگادی خاک اُڑادی تاتاریوں نے اپنا سکہ بغداد اور اسکی سلطنت پر جما لیا۔ ہلاکو خاں کا پوتہ قتلو خاں مسلمان ہو گیا اور اس کے ساتھ بہت سے تاتاری مسلمان ہوئے۔ تُرک جو اَب مسلمان ہیں اس وقت کے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ کس تلوار نے انکو مسلمان کیا تھا۔ یہ تاریخی واقعہ ایسا مشہور ہے کہ ہم کو کسی تاریخ سے حوالہ کی ضرورت نہیں۔ (۱۰) اب تو کوئی کسی کو تلوار سے مسلمان نہیں کرتا۔ اسلام اب کیوں یوروپ کے امریکہ کے کرسچین قوموں میں ہندوستان کے ہندوؤں میں مارشیس کے بُت پرستوں میں افریقہ کے وحشیوں میں پھیل رہا ہے۔ احمدیت (اسلام) وہاں خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ بعض مسلمان بادشاہوں نے اسلام کے نام پر ظلم کیا ہے سو اس کا ذمہ وار اسلام نہیں اور پھر متعصب تاریخ نویسوں نے چھوٹی بات کو بڑا بنا کر لکھ دیا ہے آج جس طرح ہندوستانی حکّام غلطی کرتے رشوت لیتے اپنے بھائیوں کا گلہ اپنی ذاتی اغراض کے لئے کاٹتے ہیں لیکن بدنام ہوتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ۔ نوکروں کی غلطی سے کالی کوٹھری کا کالا داغ سراج الدولہ پر آج تک ہے لیکن کل جو ریل کی کمپنی کی غلطی سے کئی موپلا ایک ریل کے واگن میں ٹھس کر مر گئے اس کا ذمہ وار بھی گورنمنٹ کو بتلایا جاتا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا قانون اور اسکی رحمدلی اس کو کبھی گوارہ نہیں کرتی۔ اسی طرح اسلام کے قانون اور اسکے اصول کو دیکھنا چاہیئے علاوہ اس کے ایک نکتہ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام میں جتنے بادشاہ ہوئے وہ شائد ہزاروں تک ہونگے چھوٹے بڑے کیونکہ جس ملک میں ان لوگوں کی حکومت رہی سینکڑوں برس رہی ہے ان تمام بادشاہوں میں انصاف سے دیکھا جاوے کہ پہلے رعایا پرور۔ انصاف پسند علم دوست مہربان بادشاہ کی تعداد زیادہ تھی یا کہ ظالم بے رحم اور ڈاکوؤں کی بغلوں کی کئی سو برس کی سلطنت میں صرف اورنگ زیب کو کہا جاتا ہے کہ بُرا تھا۔ حالانکہ اس بزرگ اور نیک بادشاہ کی طرف سے صفائی پیش ہو سکتی ہے۔ اسکے ساتھ اُسکی انتظامی قابلیت۔ پرہیزگاری علم۔ خدا ترسی کے سب قائل ہیں۔ پٹھانوں میں بختیار خلجی۔ محمّد تغلق کو بُرا کہتے ہیں اور پھر ساتھ ہی محمّد تغلق کو بڑا عالم۔ بڑا پرہیزگار۔ اور بڑا پابند مذہب بھی کہتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ ظلم اور پابندی مذہب اکٹھے نہیں ہو سکتے تو کہہ دیتے ہیں کہ دیوانہ تھا۔ ہم کو اس سے سروکار نہیں۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ چھ سو سال کی حکومت ہند میں صرف تین چار یا زیادہ سے زیادہ نصف درجن کو بُرا کہا جاتا ہے۔ یہی حال ٹرپولی اور اندلس کے بادشاہوں کا ہے۔ یہی حال عباسیوں اور بنی اُمیہ اور خلافت راشدہ کا۔ لیکن ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ۔ عثمانؓ۔ معاویہؓ رشید۔ ہارون۔ مامون۔ معتضد۔ عبدالرحمٰن سلطانی۔ صلاح الدین۔ عمر بن عبدالعزیز۔ قطب الدین ہمایون۔ شیر شاہ۔ ناصر الدین۔ دغیرہ وغیرہ کا حال انسائیکلو پیڈیا میں پڑھو بعض بعض ایسے ہیں کہ انگریزی تاریخوں نے اُنکو Royal Heroe لکھا ہے۔

اسلام کی رُوحانی ترقیاں

عیسائیوں میں زیادہ سے زیادہ پچاس ولیوں کا نام لیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے وید۔ پران کے رشی مہرشی دو سو کے اندر ہیں لیکن اسلام نے اتنے رشی اتنے مُنی پیدا کیئے کہ گِننا محال ہے۔ ایک رشی نے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب لکھی ہے "تذکرۃ الاولیاء" تقریباً پانچسو رشیوں کی سوانح عمری اُس میں ہے صرف عراق عرب اور ایران کی طرف کے رشی ہیں۔ ہندوستان۔ سندھ۔ افغانستان۔ عرب کے لوگوں کا الگ تذکرہ ہے۔ یہ تو خیر تعداد ہے۔ ان لوگوں کے گن۔ چھما۔ خدا ترسی جپ تپ تیاگ۔ گوشہ نشینی ایسی ہے جس کا ثبوت ہم غیر مسلم مورخوں کے بیان سے دے سکتے ہیں۔ پھر اسلام کا دعویٰ ہے کہ کوئی زمانہ اسلام پر ایسا نہیں گذریگا جسمیں رشی۔ مہرشی اور مُنی نہ گذریں کوئی صدی ایسی نہیں گذریگی جس میں ایک مجدد Reformer نہ آوے۔ یہ گن کسی دوسرے مذہب میں نہیں۔ تفصیل کے لئے آیندہ باب کو دیکھو +

باب چہارم

اِسلام زندہ مذہب ہے خدا سے بڑھکر دیالو۔ کرپالو کوئی نہین ہے۔ اُس نے ہمارے جسم کی ترقی کے لئے سینکڑوں سامان پیدا کئے ہیں۔ ہوا چلاتا ہے۔ ہر سال پانی برساتا ہے۔ یہ ہر سال پانی اس لئے برستا ہے کہ ہماری زمین کی خاصیت ہے کہ آسمان سے جو پانی آتا ہے جب تھوڑے دنوں تک زمین میں رہ جاتا۔ تو گندلا۔ بدبو۔ بدمزہ ہوجاتا ہے اور انسان کو اُس بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ تالابوں اور جھیلوں کا پانی اسی لئے خراب ہوجاتا ہے۔ جو پانی کہ ندیوں اور نہروں میں چلتا ہے اُسکا چشمہ بھی آسمانی پانی ہے۔ جب ہمارے جسم کے لئے جو فنا ہونے والا ہے اتنے سامان کیئے ہیں تو کیا اس نے ہماری آتما کے لئے جو فنا نہیں ہوگی اور جس کے اندر خود اُس نے اپنا پریم اور اپنا نور رکھا ہے کوئی ترقی کا سامان نہیں رکھا؟ یہ بات نہایت کوتہ اندیشی اور قلت معرفت کی ہے کہ ناپائدار حیات کا اہتمام تصرّف خاصِ الٰہی سے تسلیم کیا جاوے۔ لیکن جو حقیقی اور لازوال زندگی ہے یعنی معرفت الٰہی۔ نور باطنی یہ صرف اپنی ہی عقلوں کا نتیجہ ہو۔ کیا وہ خدا جو جسمانی سلسلہ کے برپا رکھنے کے لئے اپنی الوہیت کی طاقتوں کو ظاہر کرتا ہے اور جس نے روشنی و پانی کے ذریعہ اس جسم کی پرورش کا سامان انسان کی عقل کے وسیلے کے بغیر کیا ہے اور اس کے لئے زبردست طاقتیں ظاہر کیں وہ روحانی طاقت ظاہر کرنے کے وقت ضعیف اور کمزور ہوجائے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کامل الرحمت ہے وہ انسان کی جسمانی تکلیفوں اور دکھوں کے وقت خبر گیری کرتا ہے۔ جسمانی تکلیف کے وقت پانی سے اور روحانی تکلیف کے وقت اپنے کلام سے۔ قرآن شریف میں بہت مقامات پر آیا ہے کہ زمین مرجاتی ہے تو ہم اسکو زندہ کرنے کے لئے آسمان سے پانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیجتے ہیں اسی طرح جب آتما مرجاتی ہے اور ناپاک زندگی شروع ہوجاتی ہے تو آسمان سے وحی کی بارش ہوتی ہے۔ بھگوت گیتا میں اس طرف اشارہ ہے۔ اس سبب سے تمام مذاہب اس بات کے قائل ہیں کہ جب جب تاریکی سے دنیا معمور ہوئی خدا تعالیٰ نے اپنا کلام بھیجکر اسکو درست کیا ہے۔ اور اسی سبب سے سری گوتم بدھؑ۔ زرتشتؑ۔ مسیحؑ۔ کرشنؑ خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے ؛

لیکن اسلام نے ترقی کر کے دو باتیں اور کہی ہیں (۱) جب گناہ اور پاپ بہت ہوجاتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ڈرانے والا آتا ہے۔ جبتک یہ ڈرانیوالا نہ آوے تب تک عذاب بھی نہیں آتا (جو اس پاپی دنیا کے لئے ضروری ہے) کیونکہ انصاف اور رحم یہ ہے کہ مجرم کو پہلے اس کے قصور سے آگاہ کر دیا جاوے۔ (۲) ہندو۔ یہودی۔ بستیت۔ شیودھرم والے۔ زرتشتی۔ اور بعض مسلمانوں کے فرقے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ خدا نے پہلے پیغمبروں سے جو کلام کیا اس کے بعد کسی سے کلام نہیں کیا نہ کسی کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے ؛

اسلام اس کے خلاف یہ سوال کرتا ہے کہ کیا سبب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی پہلی مخلوق پر رحم کر کے اپنے تک پہنچنے کا راستہ بتلا دیا۔ مگر اس موجودہ مخلوق نے کیا کیا کہ انکی ہدایت انکی رہنمائی ان کی غفلت زدائی کے لئے کوئی مامور نہ بھیجا۔ کیا سبب ہے کہ پرانے رشی۔ منی جپ و تپ کر کے اور خدا تعالیٰ کی آتما سے اپنی آتما ملا کر اس کے نور میں غرق ہو گئے مگر آج اس زمانہ میں کوئی لاکھ جپ تپ کرے لیکن خدا تعالیٰ کا کلام اسپر نہ اترے۔ پرانے زمانے میں جب پاپ ہو تو آسمانی باپ ان کے درست کرنے کے لئے اپنا اوتار بھیجے لیکن اس زمانہ میں جب پاپ کی کوئی انتہا نہیں۔ جبکہ اس زمانہ کا پاپ اپنی نوعیت میں کمیت اور کیفیت میں پرانے زمانہ کے پاپ سے کہیں زیادہ ہے۔ خدا گونگا اور بے رحم ہو گیا ؛

کوئی کہ سکتا ہے؟ کہ خدا تعالیٰ نے پہلے رشی منی لوگوں پر جو کلام اتارا وہ آخر تک کافی تھا۔ اس لئے اور کسی سے کلام کرنے کی ضرورت نہیں سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے۔ ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ آسمان کا صاف میٹھا پانی جب زمین کے ساتھ مل کر چند دن تک رہ جاتا ہے تو وہ پھر گندلا زہریلا اور ناپاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح تم ہر ایک مذہب میں دیکھو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ پرانی تعلیم کی جگہ ناپاک اور گندہ تعلیم مل گئی ہے۔ وید جو توحید کا بر چار کرتا تھا پُران نے اس میں ۳۳ کروڑ دیوتا ملا دیئے۔ سری کرشنؑ جن کی مقدس بھگوت گیتا ہے انکے متعلق کیسے ناپاک قصے جوڑے گئے ہیں اور انکی مقدس کتاب میں اپنی طرف سے شلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اضافہ کیئے گئے۔ مسیحؑ کی تعلیم میں نبیوں کے سردار محمد مصطفٰےؐ کی بعض حکموں میں کیسی کیسی گڑبڑی پھیل گئی۔ اسلام کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام یا اس کی شریعت میں جب انسانی دستبرد سے گندگی اور ناپاکی مل جاتی ہے۔ اور مذہب کے نام سے پاپ کیئے جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے اصلاح کے لئے اپنا آدمی بھیجتا ہے کیونکہ خدا کے کلام کے اصلی معنی خدا کے سوا کون جان سکتا ہے۔ انسان کی عقل اگر کچھ سمجھ سکتی کہ خدا کن چیزوں سے راضی ہے تو یہ گڑبڑی خدا کے کلام اور اوتاروں کی باتوں کے سمجھنے میں کیوں ہوئی۔ اسلام اس بنا پر دعوے دار ہے کہ ہر سو برس میں ایک آدمی ایسا خدا کی طرف سے آئیگا جو اُسکو تازہ کردیگا۔ جو گڑبڑی ہوگی اسکو درست کردیگا۔ جو اختلاف ہوگا اُس میں فیصلہ کریگا۔ یہ بات اور کسی مذہب میں نہیں۔ اور دنیا کے کسی مذہب میں ترکیب نہیں۔ کہ اندرونی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے مامور آوے اور اس لئے ہم اسلام کو زندہ مذہب کہتے ہیں ٭

دنیا کے دوسرے مذہب اس تالاب کی طرح ہیں جن میں سینکڑوں برس سے پانی جمع ہو مگر اسلام نے اپنی ہدایت کو انہار سے تعبیر کیا ہے کہ تجری من تحتہا الانہار۔ اسلام میں ہمیشہ ایسے ریفارمر اور مجدد آئے۔ چنانچہ اس زمانہ میں ایک سب سے بڑا ریفارمر آیا کیونکہ پاپ بھی بڑا ہوگیا تھا۔ چونکہ پہلے دنیا میں آمد و رفت اور میل جول کے ذریعے نہیں تھے۔ اس لئے الگ الگ ملکوں کے لئے الگ الگ پیغمبر آئے۔ اب تو ساری دنیا ایک ہے اور خدا بھی ایک ہے۔ اسی لئے سب سے پہلے تمام پیغمبروں کے سردار محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ پھر اُسکی اُمّت میں مجدد اور ریفارمر پیدا کیئے تاکہ دنیا کی اصلاح ہوجاوے۔ اس زمانہ میں جتنے مذہب ہیں سب یک زبان ہوکر کہہ رہے ہیں کہ مذہب بگڑ گیا ہے۔ پاپ زیادہ ہوگیا ہے اور ہر ایک مذہب کسی نہ کسی ہادی کا منتظر ہے۔ لیکن انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ اور کوئی اصلاح کرنے والا کسی مذہب میں نہیں آتا۔ صرف اسلام میں آگیا۔ یہ ریفارمر تمام دنیا کے مذہبوں سے آخر میں سے اسلام میں کیوں آیا؟ اسلئے کہ اسلام سب سے آخری مذہب ہے اور اپنے اندر تمام مذہبوں کی خوبیاں رکھتا ہے۔ ہندوستان میں کیوں آیا اس لئے کہ ہندوستان تمام دنیا کی صفتیں اور خاصیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے مذہب۔ تمام دنیا کی قومیں۔ سارے موسم ساری فصلیں یہاں ہیں ٭

اس کلنکی اوتار کا نام (حضرت) مرزا غلام احمد تھا جو قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں پیدا ہوئے (علیہ الف الف صلوٰۃ اللہ) اور ۱۹۰۸ء میں اُن کا انتقال بھی ہوگیا۔ اُنکا کچھ مختصر حال سنو۔ بچپن اور جوانی میں ہمیشہ خدا کی عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے چھ چھ مہینے تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ رکھتے تھے۔ رات دن مسجد تھی اور وہ تھے۔ آپکے باپ کو فکر ہوگئی تھی کہ یہ شخص زندگی کس طرح گذاریگا۔ بچپن اور جوانی میں کبھی جھوٹ نہیں بولے اور کبھی بے ایمانی اور دغا بازی نہیں کی۔ کھیل میں بھی جھوٹ اور دغابازی نہیں۔ قادیان میں آریہ۔ سکھ۔ ہندو۔ مسلمان سب لوگ ہیں اور اُن میں سے ابتک بہت بڈھے ایسے ہیں جنہوں نے حضرت کا بچپن اور جوانی دیکھی ہے وہ سب گواہی دیتے ہیں اور جو چاہے اب بھی ان کو قسم دیکر پوچھ سکتا ہے کہ حضرت کا چال چلن کیسا تھا چنانچہ سال حال ہی میں قادیان کے سب بوڑھوں کی فہرست دیکر علماء مخالفین کو چیلنج دیا گیا کہ ان سے حضرت صاحب کی قبل از دعویٰ زندگی کی پاکبازی پر شہادت لے لو۔ چالیس برس کی عمر میں دعویٰ کیا کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر دنیا کی اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ ان کے کام کے بارے میں موٹی موٹی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جاوینگی ہم مختصر کچھ لکھ دیتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ہر ایک مرید۔ دنیا کا ہر ایک حصہ حضور علیہ الصلوٰۃ کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ یہ سب اُن ہی کی پیشگوئی سے ہوا۔ اور ہر جگہ اُنکی نبوت کا کچھ نہ کچھ نشان ہے ؛

(۱) خدا کی ہستی کا ثبوت

اس فلسفہ اور سائنس کے زمانہ میں جبکہ ہر شخص ہر ایک چیز کا ثبوت مانگتا ہے اس مہاپرش نے خدا کی ہستی اور اُس کی قدرت نمائی اور اسکی اپنے بندوں کی تائید کا ثبوت یہ دیا کہ تمام دنیا کی قوموں اور مذہبوں کو یہ چیلنج دیا کہ تم چند بیماروں کو جن سے تمام ڈاکٹر اور حکیم نا اُمید ہوگئے ہوں لاؤ اور قرعہ ڈال کر آپس میں بانٹ لو اور ان کے علاج اور تیمارداری میں توغل چھوڑ دو۔ اور پھر تم بھی خدا سے دُعا کرو اور میں بھی خدا سے دُعا کرتا ہوں۔ دیکھا جائیگا کہ کس کی طرف کے بیمار کثرت سے اچھے ہوتے ہیں اس ترکیب سے دو طرح کا ثبوت ہوگا جو لوگ کہ خدا کے قائل نہیں ہیں انکو خدا نظر آجائیگا کہ کس طرح ایک مایوس العلاج بغیر ظاہری اسباب کے اچھا ہوگیا۔ اور دوسرا ثبوت یہ ہوگا کہ جو لوگ خدا کے قائل ہیں لیکن سمجھتے ہیں کہ ہمارا مذہب سچا ہے اور خدا ہمارے ساتھ ہے انکو پتہ لگ جاویگا کہ خدا کس کی تائید کرتا ہے اور کس کے ساتھ ہے۔ اس چیلنج کے مطابق ثبوت دینے کیلئے اب بھی جماعت احمدیہ کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد تیار ہے۔ جو چاہے دیکھ لے؛

(۲) خدا کی ہستی کا اور اپنی صداقت کا اور ایک ثبوت یہ دیا کہ کئی ہزار پیشگوئیاں اُنکی پوری ہوئیں۔ پنجاب کا طاعون۔ زلزلہ۔ قحط۔ تقسیم بنگال۔ بلقان کی جنگ۔ موجودہ جنگ۔ زار کی تباہی وغیرہ وغیرہ اس کے لئے موٹی موٹی کتابیں لکھی ہیں۔ ایک پیشگوئی تھی کہ تمام دنیا سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ اُن کے پاس جاوینگے۔ ایک پیشگوئی کہ دنیا کے کناروں تک ان کی تبلیغ پہنچے گی یہ سب پوری ہوئیں کیونکہ صرف ۳۱ سال کے عرصہ میں احمدیت دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئی۔

(۳) ساری دنیا جسوقت خدا کو بھولی ہوئی تھی۔ خدا کا ذکر ہنسی سے کیا جاتا تھا۔ تمام لوگ مادہ پرست ہو گئے۔ سیاست۔ عیش و عشرت دو ہی شغلے انسان کے لئے تھے۔ نہ صرف اسلام بلکہ سارے مذاہب چلا رہے تھے کہ یہ زمانہ نہایت تاریک ہے۔ مذہب سے بڑھکر حقیر چیز کوئی نہ تھی اُسوقت اس مرد خدا نے لوگوں کو خدا کی طرف بلاکر مذہب کا ذوق۔ عبادت کا سرور۔ خداشناسی کی لَو۔ لوگوں کے دلوں میں ڈالدی۔ خدا کے پریم کی بانسری کچھ ایسی دلکش لَے میں بجائی کہ دنیا جہان کی تمام گوپیاں (سعید روحیں) دوڑ کر اُس کے چرنوں میں جمع ہوگئیں۔ مرنے سے پہلے چار لاکھ کی جماعت چھوڑی۔ جس میں ہر فن ہر مذاق ہر زبان ہر حیثیت ہر رتبہ ہر علاقے کے آدمی ہیں۔

(۴) خدا کی ہستی کا ایک اور ثبوت اُس کی ذات سے یہ ملا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تمام دنیا اُسکی دشمن ہوگئی تھی۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ۔ مسلمان۔ عالم۔ جاہل۔ صوفی سب اسکے دشمن۔ خون کے پیاسے تھے (جس طرح کہ ہمیشہ سے نیک اور خدا کے فرستادہ لوگوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے) کوئی تدبیر جو وہ کرسکتے تھے وہ نہیں چھوڑی۔ لیکن خدا نے انکو دشمنوں سے بچایا۔ پہلے ہی سے اُس نے پیشگوئی کردی تھی (یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس) کہ خدا مجھے دشمنوں سے بچالیگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ بھی تحدّی سے یہ دعویٰ کرسکے کہ کوئی دشمن اُس کی جان نہیں لے سکتا۔ لیکن خدا کے اس پہلوان نے علی الاعلان ایسا کہا اور دشمنوں نے بھی ہر حیلے سے اسکی جان لینے کی کوشش کی۔ خنجر اور چھری چھپا چھپا کر لوگ آئے۔ خفیہ منصوبہ لوگوں نے کیا کہ جو اُن کی جان ماردیگا اُسکو بیس ہزار انعام دیا جاویگا۔ لیکن آخر کار کوئی ان کی جان لے نہیں سکا حالانکہ ان کے پاس نہ پہرہ تھا نہ گارڈ۔ اس قسم کی پیشگوئی ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ سلم نے کی تھی۔ اور بس۔

(۵) ہر مذہب اور ہر قوم والے اُسکی مخالفت پر تلے رہے۔ سب کو شکست ہوئی۔ آریوں میں لیکھرام غیبی فرشتے کے خنجر سے ہلاک ہوا۔ امریکہ کا ڈوئی۔ فقیر مرزا۔ اسمٰعیل قصوری۔ عبداللہ آتھم۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ چراغ الدین جموں۔ وغیرہ وغیرہ تقریباً ایک سو آدمی ہلاک ہوئے یا ذلیل ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) **اسلام کی صداقت** کا ثبوت دلائل کے ذریعہ۔ کرامت۔ معجزہ اور پیشگوئی کے ذریعہ دیگر اس کو تمام مذہبوں سے افضل ثابت کیا اور یہ بتلایا کہ جو اعتراض پہلے اسلام پر کیا جاتا تھا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اُس کا جواب اب دیا جائیگا کہ صرف قلم سے اسلام کی اشاعت ہوگی چنانچہ احمدیت اب تمام دنیا میں ہے حالانکہ ابھی اسقدر کمزور ہے کہ مسلمان ان کو مسجدوں سے نکال رہے ہیں۔

(۷) **ہندو مسلمان کا اتفاق** سب سے پہلے ہندو مسلمان کے اتفاق پیدا کرنیکی آواز پیدا کرنے والا یہی خدا کا مرد تھا۔ لاہور میں آپ کا ایک خاص لیکچر اس عنوان پر ہوا ہے اُس کا ترجمہ انگریزی میں ہوکر چھپ گیا ہے۔ اب اڑیسہ کی احمدی جماعت کی طرف سے اُس کا اڑیہ میں ترجمہ ہوکر شائع ہوگیا ہے جس کا نام شانتی شمباد ہے۔ اس لئے ہم اس کی تفصیل بیان نہیں کرنا چاہتے۔

(۸) **گورنمنٹ برطانیہ** سے ہمیشہ وفادار رہنے کی تاکید کی۔ اس گورنمنٹ کے سلامت رہنے کی دُعائیں کیں۔ احمدی جماعت آج تک کسی سٹرائیک۔ ہڑتال یا نان کواپریشن میں شریک نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر موقعہ پر جان۔ مال اور روپیہ سے گورنمنٹ کی اعانت میں برابر حصہ لیتی ہے۔

(۹) اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی کہ دنیا میں جتنی قومیں گذری ہیں۔ سب میں پیغمبر آئے ہیں۔ سب واجب التعظیم اور قابل ادب ہیں۔ اور سب خدا کی طرف سے اور مقدس (دیکھو شانتی شمباد) (پیغام صلح)

(۱۰) یہ ثابت کیا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ علم اللسان کے وہ باریک اصول بتائے کہ قابل دید ہیں۔ اس بارہ میں ایک خاص کتاب ہے۔ اور اس مختصر رسالے میں اس کی تفصیل آنہیں سکتی۔

(۱۱) مذہبی علم کلام میں یہ بات پیدا کی کہ جو کلام الٰہی ہو اُسے ضرور ہے کہ جو دعویٰ وہ کہے دلیل بھی خود ہی دے۔ کیونکہ یہ تو خدا کے ضعف کی دلیل ہے کہ دعویٰ تو وہ کرے اور دلیل انسان دے۔ خدا کا راز خدا کو معلوم ہے۔ اپنے کلام اور اپنے احکام کا راز وہی سمجھ سکتا ہے۔ یہ آدمی کی بے ادبی ہے کہ دعوے تو وہ کرے اور دلیل ہم دیں پھر یہ بتلایا کہ یہ خوبی سوائے قرآن مجید کے اور کسی کتاب میں نہیں دوسری کتابوں میں صرف احکام ہیں دلیل نہیں دی۔ بعینہ اس کی مثال یہ ہے کہ چھوٹے بچے کو مصالح و مفاد نہیں بتلائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں صرف حکم دیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ کتابیں ابتدائے آفرینش کی ہیں اس لئے ان کا یہ رنگ رہا۔ اسلام چونکہ آخری کتاب ہے اس لئے اُس کی تعلیم مکمل اور اُس کے اندر دعوے کے ساتھ دلیل۔ احکام کے ساتھ اُسکے مصالح بھی ہیں ٭

اُن کے کارنامے بہت ہیں اور جب تک زمانہ ترقی کرتا رہیگا لوگ اُن کی قدر سمجھیں گے مبارک ہیں وہ جو اُس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں نجات یافتہ ہیں وہ جو اُس کا دامن پکڑتے ہیں۔ صلی اللہ علیٰ محمد و علیٰ احمد و بارک وسلم ٭ (عبدالحلیم کنگی)

اِسلام کی سچائی پر ایک تاریخی شہادت

اسوقت دنیا میں مستقل مذہب بہت سے ہیں۔ یہودیت ہے۔ مسیحیت ہے۔ زرتشتی مذہب ہے۔ ہندوازم ہے۔ جین مت ہے۔ بُدھ مت ہے۔ کنفوشس کا مذہب ہے جو چین میں رائج ہے۔ لیوٹسن کا مذہب ہے کہ وہ بھی چین میں رائج ہے۔ شنتوازم جاپان کا مذہب ہے ٭

ان تمام مذاہب کی تاریخوں کو دیکھو کہ سب کے سب اسلام سے پہلے کے مذہب ہیں اور انمیں سے کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جو اسلام کے بعد شروع ہوا ہو۔ اسلام کی ابتدا سے آج تک کہ تیرہ سو سال کا عرصہ ہوگیا ہے کوئی نیا مذہب نہیں شروع ہوا۔ مختلف مذاہب میں فرقہ ہوئے ہیں۔ مگر کوئی مستقل مذہب جو مذاہب مذکورہ کی طرح استقلال رکھتا ہو۔ اور مذاہب میں شمار ہونیکے قابل ہو کوئی نہیں۔ سکھوں کو پیش کیا جاسکتا تھا۔ مگر باوا نانک صاحب کے مسلمان ثابت ہونے سے وہ بات بھی جاتی رہی۔ پس اسلام کے بعد کوئی نیا مذہب نہیں شروع ہوا۔ کیا اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہوجاتی۔ کہ (۱) اسلام میں وہ طاقت ہے اور یہ ایسا صاف مذہب ہے کہ اس کے ظاہر ہونے کے بعد کسی مذہب کی مجال نہیں ہوسکی۔ کہ بڑھ سکے۔ ہاں پچھلے مذاہب قائم رہے۔ کیوں بہت سے آدمی جس مذہب میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی میں مرجاتے ہیں۔ اور اپنا مذہب تبدیل کرنا انکے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے اسلام سے پہلے مذاہب نے قدامت پسندی کے طفیل گو اپنی جان بچائے رکھی۔ مگر اسلام کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو یہ طاقت نہیں ہوسکتی۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں کوئی نیا مذہب پیش کرے۔ کیونکہ یقیناً وہ اس کام میں ناکامیاب ہوگا۔ ورنہ بات کیا ہے۔ کہ اسلام سے پہلے تو ہر پانچ چھ سو سال میں دنیا کے کسی نہ کسی طبقہ میں کوئی نیا مذہب پیدا ہوجاتا۔ مگر اسلام کے بعد تیرہ سو سال میں کوئی نیا مذہب نہیں پیدا ہوا تو یہ ہوئی عقلی بات (۲) دوسرا نتیجہ الٰہیات کے جاننے والوں کے لئے یہ نکلتا ہے کہ سب مذاہب اصل میں خدا کی طرف سے تھے۔ گو بعد میں بگڑ گئے اور خدا کی طرف سے ہونیکے باعث ہی وہ دنیا میں پھیلے۔ ورنہ جھوٹا مذہب نہیں پھیل سکتا۔ اور جب ایک بگڑا تو دوسرا مذہب آیا۔ مگر اسلام چونکہ بگڑا ہی نہیں کیونکہ ہر زمانہ میں مجددوں نے اسے تازہ رکھا۔ اسلئے اسکے بعد کوئی اور مذہب نہ آیا۔ کیا یہ دونو نتیجہ بالکل صاف نہیں۔ اور کیا ان سے اسلام کی صداقت تاریخی شہادت سے نہیں ثابت ہوتی ؟ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذاتِ باری تعالےٰ

خلاصہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح

برجلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۲۱ء

(نمبر ۵)

سوال خدا تعالیٰ تک پہنچنے اور اسکے ملنے کا کیا طریق ہے ؟

جواب اسکے لئے ہم قرآن شریف کو دیکھتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ ملتا ہے اسلئے ہم اسی میں سے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا رستہ دیکھتے ہیں۔ چنانچہ اس نے دُعا سکھلائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم اس سے ثابت ہے کہ خدا تک پہنچنے کا ایک رستہ تو ہے۔ جو اس پر چلتا ہے وہ خدا کو پالیتا ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ رستے تو کئی ہیں جیسے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع) جواب یہ ہے کہ ایک بڑا موٹا رستہ ہے۔ جس پر انسان چل کر وہاں پہنچ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا رستہ اھدنا الصراط المستقیم سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ پہلے کوئی رستہ دکھایا گیا ہے۔ پس وہ رستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہوا ہے اور ایّاك نعبد میں عبد آگیا ہے وہاں پر ختم ہو گیا ہے۔ پس چار منزلیں۔ رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالك یوم الدین اس رستہ میں آئی ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جو ایک وراء الوراء اور غیر محدود منزّہ ہستی ہے وہ تنزل کرتے کرتے عبد تک کیسے پہنچ گئی جواب یہ ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی اعلیٰ ہستی غیر محدود محدود سے ملنے کے لئے آئیگی۔ تو وہ چھوٹی ہوتی چلی جائیگی۔ مثلاً بہت سی فوجیں جب ایک قلعہ کو فتح کرنے کیلئے آئینگی تو تنگ ہو جائینگی۔ پس وسیع چیز جب محدود کی طرف آئیگی تو محدود ہوتی جائیگی۔ ورنہ مل نہیں سکتی۔ اور جب محدود چیز غیر محدود کی طرف جائیگی تو وسیع ہوتی جائیگی۔ اسی طرح دیکھو خدا تعالیٰ پہلے رب العالمین ہوا یہ اس نے پہلی منزل بنائی جو فیضان اعم ہے۔ پھر اس نے تنزل اختیار کیا تو دوسری منزل رحمانیت بنائی۔ جو کہ فیضان عام ہے پھر اور تنزل کیا تو رحیمیت جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیضان خاص ہے۔ پھر اسکے بعد چوتھی منزل مالک یوم الدّین اختیار کی جو فیضان اخص ہے۔ لیکن جب انسان اس رستہ پر چلیگا تو اسے خدا تعالیٰ کے برعکس چلنا پڑیگا۔ کیونکہ وہ محدود ہے اس نے غیر محدود کیطرف جانا ہے۔ اس لئے اسے پہلے مالکیت اپنے اندر لینی پڑیگی پھر رحیمیت پھر رحمانیت۔ اور اس کے بعد ربوبیت اختیار کرنی ہوگی جب انسان اس سڑک پر مالکیت سے آگے چلیگا۔ تو یہ زیادہ وسیع اور ظاہر ہوتی جائے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفت رب العالمین زیادہ وسیع ہے اور مخفی بہت ہے۔ کیونکہ ساری دنیا سے تعلق رکھتی ہے انسان سے حیوان سے نباتات سے جمادات سے سب اشیاء ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ہم تو اس سے مل نہیں سکتے۔ کیونکہ ہم بہت تنگ ہیں۔ اب دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی پیدائش کتنی مخفی ہے۔ بعض وقت تو لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کب کہا تھا۔ کہ ہمیں پیدا کر۔ پھر ربوبیت تربیت کی طرح ہوتی ہے۔ جسطرح بچہ کو جبراً تعلیم دیجاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بندے میں وہ طاقتیں جو خدا کے ملنے کی ہوتی ہیں دیتا ہے۔ یہ تعلیم جبری ہے۔ پس یہ ایک ایسی تعلیم ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر ذہن میں یہ طاقتیں اور باتیں جبراً رکھدیں اب چاہے وہ بڑا ہو کر ان سے فائدہ اٹھائے یا نہ اُٹھائے پھر صفت رحمانیت ہے یہ مخفی ہے۔ کیونکہ اس نے ہماری تربیت کے علاوہ ہماری محتاج الیہ اشیاء پیدا کردیں جنکی ہمیں ضرورت تھی۔ یہ لوگ کچھ کچھ مان لیتے ہیں۔ کیونکہ رحمانیت کے ماتحت ایسی چیزیں نکل گئیں۔ جن کی تربیت نہیں ہوتی۔ اب بھی سمجھ نہیں آسکتی تھی اس لئے اور تنزّل ہؤا تو صفت رحیمیت آئی اس کا تعلّق تھوڑے سے بندوں کے ساتھ متعلق ہوگیا۔ کہ جو کریگا اس کو بدلہ ملیگا ورنہ نہیں۔ اسپر انسان بڑا خوش ہوتا ہے کیونکہ اگر پڑھتا ہے تو ڈگری پا لیتا ہے اور اگر اور کوئی محنت کرتا ہے تو روٹی وغیرہ کما لیتا ہے۔ اس سے تنزّل کیا تو مالکیت کی منزل آتی ہے۔ اب آخری فیصلہ پر آئے۔ اور مقدمات شروع ہوگئے۔ اور انعامات اور سزائیں ملنے لگیں یہ سب سے واضح ہے اور یہ ایسا مقام ہے کہ جس دن نبی بھی نفسی نفسی پکار اُٹھینگے۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ پہلے مالکیت کو اختیار کرے پھر رحیمیت کو پھر رحمانیت کو پھر ربوبیت اس کے بعد اللہ نظر آئیگا۔

سوال | کسطرح انسان اس سڑک پر چلے اور ان صفات کو اپنے اندر لے ؟

جواب | اس کا یہ طریق ہے۔ کہ انسان جب مالکیت کی صفت کو اپنے اندر لینا چاہیگا تو پہلے فیصلہ کے دن کو ذہن میں لائیگا۔ کہ کیا انسان جج بن سکتا ہے۔ جب اپنے آپکو جج پائیگا تو ججوں کے مطابق ہر ایک بات میں فیصلہ کریگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک بندہ **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** ہے کیونکہ جب کبھی کوئی کام کرتا دیکھتا ہے تو اس پر ایک رائے قائم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نیک ہے یا بد۔ پس انسانوں میں جج بننے کی قابلیت ہے۔ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ہو۔ اور یہ حالت انسان کی مخفی ہے جو ہر ایک کو معلوم ہے۔ یہانتک کہ مالکیت کو بادشاہ بھی نہیں چھین سکتے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیسے مالکیت کرتا ہے تا اُس کے مطابق ہم بھی اپنے اندر مالکیت صفت کو پیدا کریں۔ قرآن مجید سے مندرجہ ذیل باتیں خدا تعالیٰ کی مالکیت کے متعلّق معلوم ہوتی ہیں

پہلی ۔ خدا تعالیٰ سب باتیں جانتا ہے۔ پھر فیصلہ کرتا ہے۔ اس لئے بندہ کو چاہیئے کہ وہ فیصلہ کرے کہ ہم وہ فیصلہ کیا کرینگے۔ جس کا ہمیں علم ہو جائے۔

دوسری۔ مالکیّت خدا کی یہ ہوتی ہے کہ ایک مجرم کے جُرم دوسرے پر نہیں لگاتا لیکن انسان اگر باپ سے ناراض ہو تو بیٹے سے بھی ناراض ہو جاتا ہے اس لئے یہ بھی نہیں چاہیئے۔

تیسری بات یہ کرتا ہے کہ جتنا جُرم ہوتا ہے اتنی سزا دیتا ہے۔ پس تم بھی ایسا ہی کرو بڑھکر نہ کرو۔

چوتھی بات کہ مجرم کا جرم دوسروں پر نہیں پھیلاتا یعنی دوسروں کو اس سے اطلاع نہیں دیتا۔

پانچویں بات فیصلہ کے وقت میزان رکھتا ہے یعنی یہ بھی دیکھ لیتا ہے کہ کس حالت میں جُرم کیا گیا ہے۔ جیسے وہ کافر جسے تبلیغ نہ پہنچی ہو اسے سزا نہیں دیتا۔ اسی طرح اگر کوئی بھوکا تمہاری روٹی کھا جائے تو اس نے جرم تو کیا ہے۔ لیکن اسکی بھوک کا لحاظ کر کے معاف کر دینا چاہیئے۔

چھٹی بات کسی شخص کے خلاف سفارش نہیں کرتا۔ پس تم بھی دوسروں کے کہنے پر سفارش نہ کرو۔

ساتویں بات مذکورہ بالا باتوں کے علاوہ جب فیصلہ کرنے لگتا ہے۔ تو رحم کو مدّ نظر رکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔

پس اسطرح بندہ جب ان باتوں کو ملحوظ رکھکر خدا تعالیٰ کی طرح فیصلہ کریگا۔ تو وہ مالک یوم الدین ہو جائیگا اور اس میں مالکیت کی صفت آجائیگی۔ یہ حالت بندہ کی مادہ کی ہوتی ہے اور خدا کی صفت مالک یوم الدّین جو بمنزلہ نر کے ہے اسپر غالب آجاتی ہے۔ یعنی پہلے بندہ میں اثر قبول کرنیوالی قوّت پیدا ہوئی۔ پھر خدا کی صفت اسپر غالب آگئی تو نتیجہ پیدا ہو گیا۔ جب یہ دونو صفات آپسمیں ملینگی چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا ملنا ہے اس لئے وہ جن سے ملیگا تو بوجہ اس کے علم کے اور بصورت متأثر چیز کے بانجھ نہ ہونے کے ضرور ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی اور جس طرح مرد اور عورت کے ملنے سے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی ایک نتیجہ بچے کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مَیں پہلے مریم تھا پھر ابن مریم بن گیا۔ پس جب خدا تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوجاتی ہیں تو خدا تعالےٰ اس کے لئے مالک ہوجاتا ہے۔ اور گناہ معاف کرنے لگتا ہے جب گناہ معاف ہونے لگے اور ہتھکڑیاں کھلنی شروع ہوئیں۔ تو یہ جلدی ترقی کرنے لگتا ہے۔

سوال خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل لوکان فیهما الهة الا الله لفسدتا اور دوسری جگہ فرمایا ظهر الفساد فے البر والبحر تو توحید کیسے ثابت ہوتی ہے۔

جواب جب انسان اپنی مالکیت کو خدا تعالےٰ کی مالکیت کی طرح بنا لیگا۔ اور اپنے نفس کے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالیگا۔ تو پھر توحید ہی توحید قائم ہوجائیگی اور سب فساد مٹ جائینگے۔

دوسرا درجہ رحیمیت ہے۔ کہ ہر شخص کے کام سے آگے بڑھکر بدلہ دینا۔ سیر میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سیرہ سیر نہیں ہے۔ کہ جس میں ایک منزل کو چھوڑ کر دوسری منزل کو اختیار کیا جائے۔ بلکہ ترتیب وار ان کو طے کرنا چاہیئے۔

بدلہ زیادہ دینا اس طرح ہے۔ کہ ایک شخص کسی کا نوکر ہے۔ تو جو اس کو تنخواہ ملتی ہے۔ اس تنخواہ میں فرض منصبی سے بڑھکر کام کرے اور مالک کا یہ کام ہو کہ وہ زیادہ تنخواہ دیدے۔ پس اس حالت میں دو بندوں کی مقام رحیمیت میں لڑائی ہوگی۔ آقا کہیگا کہ مَیں بڑھوں اور نوکر چاہیگا کہ مَیں بڑھوں اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص گھوڑا لایا اور اس نے کہا کہ کون لیتا ہے ایک شخص نے کہا دو ہزار درہم دوں گا بائع نے کہا مَیں ایک ہزار لونگا یہ رحیمیت کے مقام میں جھگڑا تھا بائع کہتا تھا مَیں بڑھوں اور مشتری کہتا تھا مَیں بڑھوں۔

بعض ایسے آدمی بھی ہوتے ہیں جو نہ نوکر نہ آقا۔ اور معذور ہوتے ہیں مثلاً اندھا ہے تو وہ نیکی کرنیوالوں کی لوگوں میں تعریف کرے۔ تو یہ رحیمیت ہے۔ اچھی بات کہدینا بڑی وقعت رکھتا ہے۔ یہ زبان کا بدلہ معمولی بدلہ نہیں ہے بلکہ روپیہ وغیرہ سے بھی بڑھکر ہے۔ زائد بدلہ میں کام کرنے والوں کی قدر کرنا اور اسکے لئے دعا کرنا بھی شامل ہے۔

جب بندہ اس مقام پر پہنچیگا تو خدا تعالیٰ کو غیرت آئیگی۔ کیونکہ جب تشابہ پیدا ہوجائیگا۔ تو مشہور مثل الجنس یمیل الی الجنس کے مطابق خدا تعالیٰ بھی اس پر اپنی صفت رحیمیت نازل کرے گا اور غیرت دکھائیگا۔ کہ جب بندہ رحیمیت کر رہا ہے۔ تو مَیں کیوں رحیمیت نہ کروں۔ اور جب رحیمیت اسکی رحیمیت سے ملیگی تو ایک اور تازگی اور روح پیدا ہوگی جس سے یہ ترقی کریگا اور رحمانیت کے مقام کی طرف بڑھیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا درجہ رحمانیت ہے۔ کہ کسی نے کچھ بھی کام نہیں کیا لیکن اسکی تمام ضروریات کو خدا نے مہیّا کر دیا اس کی مثال جیسے فقیر کو پیسہ دیدینا ہے۔

غریب سے غریب بھی رحمان بن سکتا ہے۔ اور عالم بھی مفت پڑھا کر رحمانیت سے کام لے سکتا ہے۔ رحمان کے مقام پر پہنچا ہوا انسان مقام تبلیغ تک پہنچا ہوا ہے۔ جو بغیر محنت کے کام کرتا ہے جیسے انبیاءؑ کہتے ہیں ما اسألکم علیہ من اجر کہ ہم بغیر اجر کے یہ کام کرتے ہیں۔ اس مقام پر جاکر رحمانیت اس پر نازل ہوتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ سے اسکی تشبیہ پیدا ہوجاتی ہے۔ تو اس حالت میں انسان مہمان کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے اپنی منزل میں اتارتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور الہام نازل کرتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا کہ الرحمان علم القراٰن کہ رحمانیت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے رحمانیت صفت والے کو قرآن دیا ہے۔ اس الہام والا کبھی دعویٰ کر کے پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔ اس حالت میں اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ چیزیں لاکر سامنے رکھدے آگے اس سے کوئی فائدہ اُٹھائے یا نہ اُٹھائے۔ اس کے آگے پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے زیج پڑتا ہے۔ اور رب العالمین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

چوتھا مرتبہ ربّ العالمین ہے اس حالت میں بندہ ماں باپ کے تربیت کرنیکی طرح تربیت کرتا ہے۔ اور جبراً کرتا ہے۔ اب یہ لوگوں کو پیچھے پڑ پڑ کر ہدایت منواتا ہے۔ گھروں میں جاکر خیموں میں جاکر خود تلاش کر کے ہدایت دیتا ہے۔ اس حالت میں اُسے بچے تربیت کیلئے ملجاتے ہیں۔ اور ان کو سزاؤں کے وقت سزائیں بھی دیتا ہے۔ ربّ العالمین کی طرح اس کی ربوبیت جاری رہتی ہے۔ اس حالت کا انسان لوگوں کو سکھانے کیلئے چن لیتا ہے اور ان کو سکھاتا سکھاتا مرجاتا ہے۔ آگے اسکی نسل جاری رہتی ہے۔ اس مقام پر جبر اور اصرار اور خود لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے تلاش کرنا اور بنی نوع کی اس میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس کے کامل اور اکمل مظہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ وہی ہو سکتا ہے جو پہلوں کے لئے بھی ہو اور پچھلوں کے لئے بھی۔ اور وہ آنحضرت صلعم ہی ہیں۔ اسی لئے آپنے فرمایا ہے کہ ابھی آدم مٹی میں ہی تھا کہ میں خاتم النبیین تھا پہلے انبیاءؑ تو تربیت کر کے آپکے کمال کی طرف ہی لارہے تھے۔ اور بطور خادم کے تھے۔ یہی مقام محمد ہے۔ اور اسی لئے آنحضرت صلعم کا نام صفت میں محمدؐ رکھا۔ بغیر محمدؐ نام کے خاتم النبیین ہونا ناممکن تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ آپکے ظل ہیں۔ اسی لئے آپ کو بھی الہام میں بتایا گیا ہے۔ کہ مجھ پر ایمان لانے کے سوا کوئی خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند کا قاعدہ ہے کہ وہ سورج کی طرف روشنی نہیں ڈالتا۔ بلکہ دوسری طرف ڈالتا ہے۔ مسیح موعودؑ چاند ہیں۔ اسی لئے آپ پہلوں کے لئے خاتم النبیین نہیں ہیں۔ ہاں آپ ظلی طور پر خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ جبھی ظلی خاتم النبیین بن سکتے تھے کہ حضرت موسیٰ جو ظلی محمد تھا اسپر بھی ظلی طور پر روشنی ڈال سکتے۔ اسی لئے آپ کے نام میں تمام انبیاء کے نام کو جمع کیا گیا۔ اب خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت اس طرح نازل ہوتی ہے کہ جو جہان اس بندہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ تو گویا ہے اور باقی موجود ہی نہیں ہیں۔ یعنی اس بندہ کو قائم قرار دیتا ہے اور آپ اس کا رب بنتا ہے۔ ہر ایک اس درجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔

پھر رب العالمین ہونے کے بھی مدارج ہیں تمام انبیاءؑ اس صفت تک پہنچے ہیں۔ لیکن سب سے اعلیٰ درجہ پر آنحضرت صلعم ہی ہیں اور کوئی نہیں باقی انبیاءؑ دوسرے مدارج پر ہیں۔

سوال منازل سے ترقی کے لئے کیا شرط ہے۔ کیا یہ ہے کہ اس سے کوئی خطا سرزد نہ ہو؟

جواب کبھی غفلت بھی ہو جائے۔ اور خطا بھی ہو جائے تو بھی ترقی ہو سکتی ہے اکثر لوگ اس پر نیک ظن ہوں۔ جیسے امتحان میں پاس ہونیکے لئے تمام سوالات کا صحیح ہونا ضروری نہیں ہے دوسرے تمام تو کبھی بھی نیک ظن نہیں ہو سکتے کیونکہ بعض کے دلوں میں تو صفت مالکیت کے ماتحت۔ خلاف فیصلہ کرنے میں تمہاری نفرت بیٹھ جائے گی۔ اور وہ مخالف ہو جائینگے۔

سوال اگر کوئی مالکیت صفت کو حاصل نہ کرے تو کیا رحیمیت بھی نہ کرے؟

جواب کر سکتا ہے۔ لیکن سیر کے خلاف ہے۔ اور کامل رحیمیت بھی بغیر مالکیت کے حاصل نہیں کر سکتا۔

سوال جب انبیاءؑ رحیم و کریم اور رب العالمین کی صفت تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو وہ بددعا کیوں کرتے ہیں؟

جواب خدا تعالیٰ ہی بد دعا کروایا کرتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کو طائف والوں نے جب پتھر مارے ہیں تو پہاڑوں کے فرشتے نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اجازت فرما دیں۔ تو میں پہاڑوں کو ان پر گرا دوں تو آپ نے فرمایا۔ میں ان کے لئے بددعا نہیں کرتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ایمان لے آئیں یا انکی نسلیں اسلام اختیار کریں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا واقعہ ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) نے سنایا اور وہ ان دنوں بیت الدعا کے اوپر کی کوٹھی میں رہتے تھے۔ ان دنوں میں طاعون پڑی ہوئی تھی آپنے سنا کہ آپ گریہ و زاری سے دعا کر رہے ہیں۔ کہ اے خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب طاعون سے دنیا مر جائیگی تو پھر مانے گا کون۔

پھر مباہلہ بھی ربوبیت کے اندر شامل ہے۔ مباہلہ کے لئے اس شخص کو بلایا جاتا ہے جو دوسروں کو گمراہ اور ہلاک کرتا ہے۔ تا اس کے مرنے سے دوسرے لوگ گمراہی اور ہلاکت سے بچ جائیں۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔ والسلام خاکسار جلال الدین شمس مولوی فاضل (دیکھوانی)

ویدک ایشور سوم رس پیتا ہے

وایوا یاہی درش تے مے سوما ارنکرتا
تے شام پاہی شرُدہی ہوم ١١
(رگوید ۲۔۱۔۲۔۱)

ترجمہ ہندی سوامی دیانند۔ "ہے انت بل پریش وایو درشنیہ! آپ اپنی کرپا سے ہی ہمکو پراپت ہو۔ ہم لوگوں نے اپنی الپ شکتی سے سوم اوشدھیوں کا اُتم رس سمپادن کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی ہمارے شریشٹھ پدارتھ ہیں وے آپ کے لئے النکرت ارتھات اُتم ریتی سے ہم نے بنائے ہیں۔ اور وے سب آپ کے سمرپن کیئے گئے ہیں ان کو آپ سویکار کرو (سروآتما سے پان کرو) ہم دینوں کی دینتا سُن کر جیسے پتا کو پتر چھوٹی چیز سمرپن کرتا ہے۔ اُسپر پتا اتی انت پرسنّ ہوتا ہے۔ ویسے ہی آپ ہم پر پرسنّ ہوؤ" (دیکھو کتاب آریہ بھِوِنے)

خلاصہ مطلب اردو:۔ "اے نہایت طاقتور قابل دید ایشور! آپ اپنی عنایت سے ہمیں حاصل ہوں۔ ہم لوگوں نے اپنی محدود طاقت سے سوم وغیرہ جڑی بوٹیوں کا عمدہ رس تیار کیا ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی جو ہمارے پاس عمدہ عمدہ چیزیں ہیں وہ بھی آپ کے لئے سجا کر رکھی گئی ہیں۔ اور یہ تمام آپکی نذر کی گئی ہیں۔ انہیں آپ قبول کریں اور فراخدلی سے نوش جان فرمائیں۔ جیسے بیٹا باپ کو کچھ نذر کرتا ہے اور اسپر اُس کا باپ بہت ہی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح آپ بھی ہم سے خوش ہوں!"

قارئین کرام! یہ ہے اُس وید کے منتر کا ترجمہ جسے الہامی اور ایشوری گیان کہا اور بتلایا جاتا ہے اور یہ وہی وید ہے جسکے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ "دنیا کی لائبریری میں سب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی کتاب یہی (رگوید) ہے۔ اور تمام دنیا نے اخلاق اور روحانیت کی باتیں اس سے سیکھی ہیں۔ ہاں اگر یہ کتاب ایشور نازل نہ کرتا تو دنیا ذات خداوندی سے بھی بے خبر محض رہتی"۔

دوستو! جس کتاب کے متعلق اس قدر تعریفوں کے پُل باندھے جاتے ہیں وہ خدا یا پرمیشور کو جس پوزیشن میں ظاہر کرتی ہے وہ آپنے دیکھ لی۔ اور آپکو معلوم ہو گیا کہ وید مقدس کی رُو سے ایشور منشّی اشیاء یعنی سوم رس وغیرہ بھی نوش جان کیا کرتا ہے اور یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ عرضیات اور دیگر مشروبات کا استعمال وہی کرتا ہے جسے کوئی عارضہ یا بیماری لاحق ہو۔ تو کیا ویدک ایشور کو کوئی عارضہ یا بیماری لاحق ہے یا اُس میں کمزوری در آئی ہے کہ اُسے اس قسم کے عرقیات کے پینے اور استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

اے آریہ سماج کے فاضل ممبرو! تم ہی بتلاؤ کہ وہ خدا یا پرمیشور جو ہر ایسی چیز کی احتیاج سے منزہ و مبرّہ ہے۔ رس وغیرہ اشیاء کا پان کرنے والا مانا جا سکتا ہے؟

اور کیا جو کتاب ایشور کو انسان کی مانند کھانے پینے والا بتلائے وہ ایشوری گیان یا الہامی کلام کہلانے کی حقدار ہو سکتی ہے؟

جہانتک ہمارا خیال ہے آپ بھی ہمارے ہمنوا ہو کر یہی کہینگے کہ خدا یا ایشور غنی اور بے نیاز ہستی ہے اُس قدّوس اور پوتر ستا کو اس قسم کی احتیاج نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر وہ بھی کھان پان کا حاجتمند ہو تو پھر اُس لازوال اور فانی انسان میں مابہ الامتیاز ہی کیا رہا؟

پس سجنو! جب ہر دیندار اور آستک کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے کہ خدا اس قسم کی احتیاجوں سے بلند و بالا ہے تو پھر وید کیسے اور کیونکر ایشور کا گیان مانا جائے۔ کیونکہ الہامی کتاب تو وہی ہو سکتی ہے جو خدا کی ذات اور اُسکی صفات کے متعلق اعلیٰ سے اعلیٰ بیان پیش کرے۔ نہ کہ اس قسم کی گھنونی اور رذیل صفات پیش کرنے والی پُستک۔

ہاں یاد آیا کہ جب اس منتر کو آریہ سماج کے پنڈتوں کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ وید کی کمزوری اور اُس کی [illegible] پر پردہ ڈالنے کی خاطر یہ ڈھکوسلہ پیش کرتے ہیں کہ اس منتر میں جو لفظ पाहि پاہی ہے اس کے معنی پان (نوش) کرو نہیں بلکہ پالن کرو (حفاظت کرو) ہے۔

سوامی جی نے اس کا ترجمہ پالن ہی کیا تھا مگر کمپوزیٹوں کی غفلت سے पाहि پالن کا لکار (لام) رہ گیا اور پالن کی جگہ पिब پِلن بن گیا۔

حضرات! یہ ہے وہ لاطائل تاویل جو عموماً آریہ سماجی پنڈت اور مناظر پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام طور پر سُنایا کرتے ہیں۔ مگر جہاں تک ہم نے تحقیق کی ہے۔ ان کا یہ کہنا حقیقت سے دُور ہے۔ سب سے پہلی بات کہ "وید منتر میں آئے ہوئے पाहि پاہی شبد کے معنی صرف حفاظت کرنا ہے" سراسر باطل ہے۔ اس لئے کہ ویدک لٹریچر میں نہایت مستند کتاب نرُکت اس قول کو باطل قرار دیتی ہے۔ ملاحظہ ہو نرُکت ۱۰ و ۲۔ جہاں पाहि پاہی کے معنی पिब پِب یعنی پی کیئے ہیں۔ پس جب نہایت مستند کتاب پاہی کے معنی پان کرو کرتی ہے تو پھر یہ ڈھکوسلہ کیسے قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ کہ پاہی کے معنی پالن ہے اور سوامی جی نے بھی پالن ہی کیا تھا۔ مگر کمپوزیٹروں کی غلطی اور بے احتیاطی سے پالن کا لکار (ل) رہ گیا اور پان بن گیا۔ جبکہ پاہی کے معنی حقیقت میں پان کرو یعنی پیؤ ہیں تو پھر حفاظت کرو کیسے مانے جا سکتے ہیں۔ دیکھو! جب سوامی دیانند جی نے पाहि پاہی کے معنی خود "پان کرو" کیئے۔ پھر ویدک رشیوں مُنیوں میں سے ممتاز یاسک مُنی نے بھی اسکے معنی پیؤ کیئے ہیں تو اب یہ فضول تاویل کیسے چل سکتی ہے۔

آؤ تمہیں ایک اور نہایت ہی زبردست بات بتلائیں جس سے آریہ سماجی پنڈتوں اور مناظروں کا یہ ڈھکوسلہ پاش پاش ہو جائے۔ یہی منتر جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ فاضل یاسک مُنی اپنی معرکۃ الآرا کتاب نرُکت ۱۰-۱-۲ میں نقل کرکے بایں الفاظ ترجمہ کرتے ہیں:۔

"وایوایاہی درشنی یے مے سوما ارنکرتا النکرِتا ستیشام پیب شرِدُ نوہوانم اِتی"

اَے وایُو اے درشینہ! آ۔ یہ سوم تیار کیئے گئے ہیں۔ اُنکو پی۔ ہماری بُلاوے کو سُن"

آریہ سجنو! یہ اُسی منتر کا ترجمہ ہے جسکے متعلق تمہارے پنڈت خود تراشیدہ باتیں بنا کر تمہیں اصل ماجرا سے بے خبر رکھنا چاہتے ہیں۔ دیکھو! جہاں سوامی جی نے اس منتر کے ترجمہ میں ایشور کو سوم رس پینے والا بتلایا وہاں یاسک مُنی جی بھی اُن کی تائید کرتے ہیں۔

پس جبکہ مستند ذرائع سے اس وید منتر کا مطلب واضح ہو گیا۔ اور ایشور کا وید کی رُو سے سوم رس وغیرہ پینا ثابت ہو گیا۔ تو کیا اَب بھی تم اپنے پنڈتوں کی بے سند تاویلوں کو اپنے دل میں جگہ دیکر حق سے روگردان ہو گے۔

آخر میں ہم آریہ سماج کے پنڈتوں اور ودوانوں کی خدمت میں بھی بصد ادب نیاز یہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی ڈھکوسلہ بازی کو اب ترک کر دیں۔ اور ناحق وید کی حمائت کرکے آپ اور اپنے زیر اثر لوگوں کو گمراہی کے گڑھے میں نہ گرائیں + آریہ سماجیوں کا ہیتشی فضل حسین احمدی مہاجر قادیان۔

تحقیق امام آخر الزمان } شیعوں پر اتمام حجت احمدیت کی تبلیغ کے لئے بہترین رسالہ خود انہی کی مستند کتابوں سے۔ قیمت ۱ر فی جلد۔ پتہ۔ دفتر تشحیذ قادیان +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں کے اعتراض کا جواب

سوال - قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ تو پھر زناکاروں کی زناکاری اور شراب نوشوں کی شراب نوشی وغیرہ بھی اُسی کے حکم سے ہوتی ہوگی۔ خواہ مخواہ شیطان بیچارے کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے؟

جواب - معترض نے مشیّت اور حکم کو ہم معنی سمجھ کر ٹھوکر کھائی ہے۔ حالانکہ مشیّت اور حکم میں فرق ہے۔ یہ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے خدا کی مشیت سے تو ہوتا ہے۔ لیکن ہر بات اسکی مرضی اور حکم سے نہیں ہوتی۔ مشیّت یا قدر خدا کے قانون مصدرہ کا نام ہے۔ پس جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے خدا کے قانون اور مشیّت کے موافق تو ضرور ہو رہا ہے۔ لیکن ہر ایک بات کا خدا کے حکم یا رضا سے ہونا ضرور نہیں۔ لہذا یہ مت کہو کہ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مشیت کے موافق ہوتا ہے۔

ناظرین! یہ ایک قانون خداوندی ہے کہ جو چیز اوپر سے پھینکی جاتی ہے وہ زمین پر گرتی ہے۔ یا جو شخص اونچے پر سے گرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص خودکشی کے ارادہ سے اپنے آپکو ایک پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دے تو اسکا یہ فعل خدا کی مشیّت اور قانون کے مطابق ہوگا۔ اور خدا اپنے قانون کے مطابق اس فعل کی پاداش میں اس شخص پر موت بھی وارد کر دیگا یا چوٹیں لگا دیگا۔ لیکن اس شخص کا فعل خدا کے حکم یا مرضی سے نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ارتکاب خودکشی جرم ہے جس کی وجہ سے وہ شخص حکام سے یا خدا سے سزا کا مستوجب ہے۔

اور سُنئے! مشیّت الٰہی کی مثال یُوں ہے۔ کہ ایک زبردست کمزور پر حملہ کرکے اس کا تمام مال و اسباب چھین لیتا ہے اور اس پر طرح طرح کے ظلم و ستم ڈھاتا ہے اب یہ فعل قانون خدائی کے مطابق ہے کیونکہ یہ خدائی قانون ہے کہ زبردست زیردست کو دبا لیتا ہے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر ہو۔ پس کسی طاقتور کا کسی کمزور پر حملہ کرکے اسپر ظلم و ستم کرنا مطابق قانون خداوندی تو ہے لیکن اس کی مرضی یا حکم سے نہیں۔

اور سنو! اس ذات واحد کا قانون قدرت ہے کہ گڑ یا انگور وغیرہ سے خاص قاعدہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موافق شراب بن جائے۔ پس شراب خدا کی مشیت سے ازضرور بنتی ہے۔ کیونکہ اگر اس کا قانون مقدر نہ ہوتا تو شرابی شراب کیسے بنا سکتے۔ لیکن اس شراب کا بنانا خدا کے حکم یا مرضی سے نہیں ہے بلکہ اسکے برخلاف خدا کی ہدایت ہے کہ انّ اللّٰہ لا یامر بالفحشاء اللہ تعالیٰ بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دیتا اور لا یرضٰی بعبادہ الکفر وہ بندوں کے کفر اور ناشکری پر راضی نہیں۔

پس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے خدا کی مشیت یعنی اسکے قوانین قدرت کے موافق ہو رہا ہے اس کے سوائے نہ دنیا کا کوئی حاکم ہے نہ کسی اور کے قوانین چل رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک بات اس کے حکم یا رضا کے موافق نہیں۔ کافر کا کفر اور فاسقوں کا فسق۔ شرابیوں کی شرابنوشی اور زانیوں کا زنا اسکی مشیت کے ماتحت تو ضرور ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ خلاف مرضی مولیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود مختار بنا کر عقل سلیم عطا فرمائی تاکہ وہ حق اور باطل بھلے اور بُرے کی تمیز کرے۔ اور جان بوجھکر ہلاکت کے گڑھے میں نہ پڑے۔ چنانچہ منجانب اللہ وقتاً فوقتاً غفلت سے بیدار کرنے کے لئے رسول نبی مجدد آتے رہے۔ پس کوئی کفر کرے یا ایمان لائے گناہ کرے یا گناہ سے باز رہے یہ سب کچھ انسان کی خود اختیاری اور خدا کی مشیّت یعنی قانون مقدرہ سے ہے۔ فمن شآء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر۔

پس جہاں جہاں قرآن مجید میں ایسا فرمایا گیا ہے کہ ولو شآء ربّك ما فعلوہ اگر تیرے رب کی مشیّت نہ ہوتی تو ایسا نہ کرتے ولو شاء اللّٰہ ما اقتتلوا اگر خدا کی مشیت نہ ہوتی تو نہ لڑتے۔ لو شاء اللّٰہ ما اشرکوا اگر خدا کی مشیّت نہ ہوتی تو نہ شرک کرتے۔ ان تمام آیات میں اسی قانون قدرت کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا قانون ایسا نہ ہوتا کہ کوئی شخص اپنے ارادہ اور اختیار سے بُرے بھلے افعال صادر کر سکے اور وہ خواہ مخواہ ہر ایک شخص کو ہدایت کی طرف مجبور کرنا چاہتا۔ یا انسان کو مجبول بالخیر پیدا کر دیتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی شرک وکفر یا فساد وقتال کر سکے ولکن اللّٰہ یفعل ما یرید۔ لیکن حکمت حقہ کو ایسا ہی بھایا اور ایسا ہی اُس نے مصلحت سمجھا۔ اس کے اصل راز کو وہی جان سکتا ہے خدا جانے کیا کیا حکمتیں اور کیا کیا مصلحتیں اس میں مرکوز اور مرموز ہیں جس کا انکشاف تام قیامت کو ہوگا یوم تبلی السرائر یعنی جس دن کہ تمام بھید کھل جائینگے۔

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو نہ مجبول بالخیر اور نہ مجبول بالشر خلق کیا۔ بلکہ ہر فرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشر کو خیر و شر کے اکتساب کا ارادہ اور اختیار عطا کر دیا ہے۔ انسان اپنی مرضی سے بھلائی کرے یا بُرائی۔ جیسا کریگا ویسا بھریگا۔ وہ وحدہ لاشریک نہ کسی پر جبر کرتا ہے اور نہ اس کی یہ سُنّت ہے۔ اگر اس کی مشیّت میں جبر کرنا ہوتا تو ہم سب کو ہدایت ہی پر مجبور کرتا۔ ولو شاء اللہ لجعل الناس امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء و یھدی من یشاء۔ اگر اللہ جل شانہٗ کا یہ قانون ہوتا کہ لوگوں کی آزادی اور خود مختاری میں دخل دیا جائے تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمّت یعنی ہدایت ہی پر مجبور کر دیتا۔ لیکن اس نے انسان کو خود مختار پیدا کیا جس سے وہ اکتساب افعال خیر و شر میں آزاد ہے سو جو شخص مشیّت الٰہی کے موافق توفیق ہدایت سے محرومی کے قابل ہوتا ہے وہ ہدایت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو اسکی مشیّت کے موافق توفیق خیر دینے کے قابل ہوتا ہے اُسے توفیق خیر دیجاتی ہے۔ ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعا۔ افانت تکرہ الناس حتّٰی یکونوا مؤمنین۔ اگر تیرا ربّ جبر کرنا چاہتا تو زمین میں جسقدر لوگ ہیں سب کو ہدایت دیتا۔ لیکن جبکہ خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا تو کیا وہ لوگوں پر جبر کریگا تاکہ جبراً ایمان لائیں۔ حاشا و کلّا۔

پس خدا نہ کسی کو ہدایت کے لیے جبر کرتا ہے اور نہ ضلالت کے لئے۔ ہاں۔ رحمان کا طالب رحمانی رنگ میں رنگین۔ اور شیطان کے پیچھے چلنے والا شیطانی رُوپ میں متلبّس ہو جاتا ہے اور یہی سُنّت اللہ ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ۔ اور اندازہ کرنا انسان کی بھلائی اور بُرائی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ اللہ تعالے نے انسان کو بھلائی اور بُرائی کا کام سب بتا دیا۔ اور اسے اپنی مشیّت اور ارادہ سے اختیار عطا فرمایا۔ چاہے وہ اپنے اختیار کو شریعت کے مطابق استعمال کر کے کاسِب خیر بنجائے۔ چاہے قانون الٰہی سے متجاوز ہو کر کاسِب شر ہو جائے۔ خیر و شر کرنیکا اختیار خدا ہی کی طرف سے مقدر و مقرر ہو چکا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جبر اور رضا الٰہی کو اس عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ امر بخوبی واضح ہو کہ شریر کی شرارت اور اس کے بد فعل کا کاسِب اللہ تعالیٰ نہیں ہے اور نہ اس کی بد فعلی اور شرارت پر راضی ہے پس حق یہی ہے کہ انسان کی فعل مختاری سے تو مشیّت الٰہی متعلق ہے یعنی مشیّت الٰہی تھی کہ انسان اپنی خود اختیاری سے ہر قسم کے افعال خیر و شر ظہور میں لائے لیکن اُسکے فعل کی نوعیّت سے اسکی مشیّت متعلق نہیں۔ بلکہ انسان کی مشیّت متعلق ہے خواہ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارادہ اور اختیار سے کسب خیر کرے یا کسب شر۔ اپنی خود اختیاری سے جیسے کام وہ زندگی بھر میں کریگا اُس کا جوابدہ وہ آپ ہی ہے۔ لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت۔ انسان کو اس کا اجر ملیگا جو اس نے نیک کام کیئے۔ اور اسپر وبال پڑیگا جو اُس نے بُرائی کمائی۔

رہا شیطان کا بدنام کیا جانا۔ سو واضح ہو کہ خواہ فلاسفہ کے قول کے بموجب شیطان سے قوّت بہیمیہ سمجھو۔ یا موجود فی الخارج۔ (جیسا کہ فی الواقع ہے اور ہم بفضلہ اسے دلائل سے ثابت کر سکتے ہیں) اُس کی مذمت اسیقدر ہے جسقدر کسی بُرے مشیر اور ناہنجار صلاح کار کی ہوتی ہے کیونکہ وہ صرف مشورہ کے طور پر بُرا کام سمجھاتا ہے جس کا مان لینا اپنا گناہ ہے کسی پر اس کا جبر یا تسلّط نہیں ہے۔ ما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم۔

عبد الحی عتیق۔ حیدر آبادی۔ الہ دین بلڈنگس۔ سکندر آباد دکن۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا بیان اور غیر مبایعین کی زبان

غیر مبایعین سے جو ہمارا اختلاف دربارہ مسئلہ نبوّت ہے۔ اس میں ہم تو کہتے ہیں کہ حضرت اقدس ۱۹۰۱ء سے پہلے نبوّت کی تعریف جو کچھ سمجھا کرتے تھے اسکی بناء پر اپنے تئیں غیر نبی قرار دیتے تھے۔ اور پھر ۱۹۰۱ء سے بعد جو تعریف نبوّت آپ پر کھولی گئی۔ اسکی بناء پر اپنے آپکو نبی فرمانے لگے لیکن باعتبار تفصیل کے آپ کا ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی وہی مذہب تھا جو ۱۹۰۱ء کے بعد تھا۔ اس پر غیر مبایعین کہا کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے تناقض میں حضرت اقدس علیہ السلام کی ہتک ہے کہ پہلے وہ کچھ کہتے تھے اور پھر کچھ۔ اور اگر اس قسم کا تناقض ہے تو ہمیں وہ اشتہار دکھاؤ جسمیں آپ نے لکھا ہو کہ پہلے جو میں اپنے آپ کو غیر نبی کہتا تھا۔ تو مطلب الہام کو غلط سمجھنے یا اسوقت کے گمراہ مسلمانوں کی تقلید سے تھا۔ اب ہم کو خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ تم غیر نبی نہیں بلکہ نبی ہو۔

ہم اس خط و کتابت کے اقتباس سے جو ابتداء دعویٰ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور حضرت اقدس کے مابین ہوئی۔ یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ بعینہ ایسا ہی معاملہ دعویٰ مسیح موعودؑ کے بارے میں بھی پیش آچکا ہے۔ اس معاملہ میں باہمی ایسا تطابق ہے کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی حضرت اقدسؑ کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس رسالہ (فتح اسلام) کے دیکھنے اور سننے سے مجھے یہ سمجھ میں آیا کہ آپ نے اسمیں دعویٰ کیا ہے کہ موعود مسیح جن کے قیامت سے پہلے آنیکا خدا تعالیٰ نے اپنی کلام مجید میں اشارۃً اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلام ملوک میں جو صحاح احادیث میں موجود ہے صراحۃً وعدہ دیا ہے وہ آپ ہی ہیں"

حضورؑ نے اسکے جواب میں لکھا:-

"آپکے استفسار کے جواب میں صرف "ہاں" کافی سمجھتا ہوں"

اسکے بعد حضورؑ نے اپنے ایک اور مکتوب میں (جو اسی سلسلہ میں ہے) یہ رقم فرمایا ہے کہ:-

"درحقیقت ان رسالوں میں کوئی نیا دعویٰ نہیں کیا گیا بلکہ بلاکم و بیش یہ وہی دعویٰ ہے جس کا براہین احمدیہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے جس کی آں مکرم اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں امکانی طور پر تصدیق کر چکے ہیں پھر متعجب ہوں کہ اب پھر دوسری مرتبہ آں مکرم کو لکھنے کی حاجت ہی کیا ہے کیا وہی کافی نہیں جو پہلے آں مکرم اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۷ میں تحریر فرما چکے ہیں جبکہ اول سے آخر تک وہی دعویٰ وہی مضمون وہی بات ہے تو پھر آپ جیسے محقق کی نگاہ میں نیا معلوم ہو کس قدر تعجب ہے"

اسکے جواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے وہی اعتراض دہراتے ہیں۔ جو آج غیر مبایعین ہم پر کرتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"آپ اعتقاد نزول جسمانی مسیح کو جو زمانہ تالیف براہین میں آپ رکھتے تھے اور اس کے صفحہ ۴۹۸/۴۹۹ میں ظاہر کر چکے ہیں آنحضرتؐ کے اس فعل کی جو باقتدا سنن مشہورہ انبیاء بنی اسرائیل آپ نے کیا پھر بحکم وحی اسکو چھوڑ دیا یا اس خیال کی جو کسی الہام کے معنی سمجھنے میں آپکے دل میں گذرا۔ پھر وہ غلط ثابت ہوا نظیر ٹھیراتے ہیں اور غور نہیں فرماتے کہ وہ اعتقاد احادیث صحیحہ اور ان کے معانی قطعیہ اتفاقیہ سے آپکے دل میں مستحکم تھا جسکو آپنے اس وضاحت سے بیان کیا۔ اور اب اس کا خلاف ایک ایسے خیال سے کیا جس کا ان احادیث پر عرض کرنا درصورت اختلاف اس خیال کو غلط سمجھنا آپ کو واجب تھا اور اگر اب وہ اعتقاد آپکے نزدیک سنن مشہورہ بنی اسرائیل یا الہام کی غلط تاویل کی نظیر ہو گیا تھا۔ تو آپ پر اس امر کا اظہار واجب تھا اور اس مضمون کا اشتہار عین فرض کہ براہین کے صفحہ ۴۹۸/۴۹۹ میں جو ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ آنا اور جسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزول فرمانا بیان کیا۔ وہ مطلب الہام کو غلط سمجھنے یا اسوقت کے گمراہ مسلمانوں (جن کو آپ یہودیوں سے ملا چکے ہیں) کی تقلید سے تھا۔ اب ہم کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اس نزول جسمانی سے روحانی نزول مراد ہے۔"

پھر مولوی محمد حسین صاحب براہین احمدیہ کا حوالہ پیش کر کے لکھتے ہیں:۔

"اس عبارت کے سیاق سے اور اسکے ان الفاظ سے دد کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے" یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ آپنے اس مقام میں کہا ہے وہ الہام سے کہا ہے صرف یہودیوں (بزعم جناب مسلمانوں) کی تقلید سے نہیں کہا بناءً علیہ یہ جدید الہام اس الہام قدیم کے مخالف ہے"

اب ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بعینہٖ وہی باتیں نہیں جو پیغام والے ہمیں کہتے ہیں۔ کہ حضرت اقدسؑ نے نبوت کے بند ہونے اور جبرئیل کے بپیرایہ وحی رسالت نہ آنے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ اعتقاد تفسیر قرآن و احادیث صحیحہ کی بناء پر تھا۔ عوام کے عقیدہ پر مبنی نہ تھا۔ اور آپنے یہ لکھ کر کہ یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے بخشا۔ بتا دیا ہے کہ الہام کی بناء پر ایسا لکھا تھا کہ مَیں غیر نبی ہوں۔ اور یہ کہ ایک اشتہار دینا آپ پر واجب تھا کہ پہلے جو کچھ مَیں در بارہ اپنی نبوت کے لکھتا رہا وہ غلط محض تھا۔ اب جو کچھ کہتا ہوں الہام کی بناء پر کہتا ہوں اور وہ الہام یہ ہے وغیر ذٰلک

مگر ہم اس قسم کے تمام اعتراضوں کا وہی جواب کافی سمجھتے ہیں جو حضرت اقدسؑ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ہمچو قسم اعتراضوں کے جواب میں کافی سمجھا۔ یعنی یہ کہ تفصیل کے اعتبار سے دونو تحریروں میں کچھ فرق نہیں ہے درحقیقت ان رسالوں میں کوئی نیا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ بلا کم و بیش یہ وہی دعویٰ ہے جس کا براہین احمدیہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ:۔

"اے میرے عزیز دوست اس عاجز کے اس دعویٰ کی جو فتح اسلام میں شائع کیا گیا ہے اپنے علم اور عقل پر بنا نہیں تا ان دونو بیانات میں بوجہ اتحاد بنا صورت تناقض پیدا ہو بلکہ براہین کی مذکورہ بالا عبارتیں تو صرف اس ظاہری عقیدہ کے رُو سے ہیں جو سرسری طور پر اس زمانے کے مسلمان مانتے ہیں اور اس دعویٰ کی بناء الہام الٰہی اور وحی ربانی پر ہے پھر تناقض کے کیا معنی ہیں مَیں خود یہ مانتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک خدا تعالیٰ کسی امر پر بذریعہ اپنے خاص الہام کے مجھے آگاہ نہ کرے میں خود بخود آگاہ نہیں ہو سکتا اور یہ امر میرے لئے کچھ خاص نہیں اسکی نظیریں انبیاءؑ کی سوانح میں بہت ہیں۔ مُلہم لوگ بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے۔ لا علم لی الا ما علمتنی ربی بلکہ خدا تعالیٰ کا سمجھانا بھی جب تک صاف طور پر نہ ہو انسان ضعیف البیان اس میں بھی دھوکا کھا سکتا ہے۔ فذھب وھلی کی حدیث آپ کو یاد ہی ہوگی۔ × × × ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی بعض اعمال میں جب وحی نازل نہیں ہوتی تھی انبیاء بنی اسرائیل کی سُنن مشہورہ کا اقتدار کیا کرتے تھے۔ اور وحی کے بعد جب کچھ ممانعت پاتے تھے چھوڑ دیتے تھے۔ اسکو تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے آپ جیسے فاضل کیوں نہیں سمجھیں گے"۔

پس ہمارے غیر مبایعین احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ کو حضورؑ کی ان تشریحات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ جب تک نبوت کی یہ تعریف حضورؑ پر نہ کھلی۔ کہ نبوت نام ہے وحی الٰہی کے ذریعے بہ کثرت امور غیبیہ پر اطلاع پانے کا۔ کتاب لانا اور کسی نبی کا اُمتی نہ ہونا ضروری نہیں اسوقت تک آپؑ اپنے تئیں مشہورہ عقیدہ اہل اسلام کے مطابق باوجود اپنی وحی میں نبی ورسول کا لفظ ہونے کے غیر نبی قرار دیتے رہے اور جب آپؑ پر نبوت کی حقیقی تعریف کھل گئی تو اسی تفصیل کا نام نبوت رکھ لیا جس کی بنا پر اپنے آپ کو محدث قرار دیتے تھے۔ اور جسکی وجہ سے دوسرے نبیوں پر اپنی فضیلت کو جزئی فرماتے تھے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کے صفحات ۱۴۸ تا ۱۵۰ تک آپؑ نے اپنے دو نو عقیدوں میں بظاہر تناقض تسلیم کر لیا۔ اور فرمایا:۔

"اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ (صفحہ ۱۵۰)

عبارت مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ باوجود ایک پہلو سے اُمتی ہونے کے جب نبی کا صریح طور پر خطاب دیا گیا تو پھر آپؑ نے فضیلت جزئی کے عقیدہ سے رجوع کر لیا۔ اور کلی فضیلت بر مسیح ناصری نبی اللہ کے قائل ہوگئے کیونکہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت کلی ہو سکتی ہے اور ایک غیر نبی کو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کسی نبی پر فضیلت کلی پائے۔ اور اس عبارت حقیقۃ الوحی سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ اُمتی ہونا شان نبوت میں قادح نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باوجود اسکے پھر حضور یہ بھی لکھتے ہیں :-

"میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اسکے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے"

اور فرماتے ہیں :-

"میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں"

پس یہ الہامی معاملہ ہے جیسا دعویٰ مسیح موعودؑ کے وقت ہوا۔ یعنی براہین میں وحی خدا کی موجودگی کے باوجود آپ پر یہ نہ کھلا کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ لیکن جب یہ بات کھل گئی تو آپ نے دعویٰ فرما دیا۔ اور پہلے الہامات کو دعوے کے منافی نہ سمجھا۔ اسی طرح باوجود الہامات میں نبی و رسول کا لفظ آنے کے آپ تاویل فرماتے رہے لیکن جب نبی کی تعریف آپ پر کھول دی گئی تو پھر انہی سابقہ الہامات کی بناء پر فرمایا کہ میں نبی و رسول ہوں۔ چنانچہ اسی بناء پر ارشاد فرماتے ہیں میں تیئس برس کی وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں ۔ (اکمل)

میزان۔ داؤدی بوہروں کے امام پر ایک مقدمہ سیٹھ چاند بھائی کے مقبرہ اور آمد کے متعلق تھا جس سے ان کی پوزیشن زیر بحث آگئی اور اس طرح پر بوہروں کے عقائد و نظام جماعت پر بھی روشنی پڑ گئی مقدمہ کا فیصلہ مع اپیل بنفسہ بھی بہت دلچسپ ہے مگر اسکے ساتھ جو بوہروں کے نظام جماعت کا حال معلوم ہوتا ہے تو اس سے بہت قیمتی معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ مخصوص عقائد کو چھوڑ کر اگر اس نظام کا اتباع تمام مسلمان کریں تو چند ہی روز میں ان کی حالت بدل جائے۔ یہ ۱۳۶ صفحے کی کتاب نہایت خوشنما چھپی ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- مالک مطبع نادری کوتوال بازار جبل پور

البشریٰ ہمارے ہفتہ وار انگریزی اخبار کا پہلا نمبر شائع ہو گیا۔ اس اخبار کی مرکز سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ سیلون۔ ماریشس۔ نائجیریا۔ امریکہ اور یوروپ کے تمام علاقوں میں تبلیغ اور نومسلموں کو احمدیت اور مرکزی حالات سے آگاہ کرنے کا واحد ذریعہ ہے نو روپے سالانہ قیمت احباب کو ہر طرح پر اس اخبار کے مالکوں کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔ اس اخبار کی طفیل انگریزی پریس بھی قادیان میں آگیا ہے جس سے ہمارے بہت کام نکل سکینگے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

آنحضرت صلعم کی پاک زندگی پر دشمنوں کی شہادت۔

۱۔ ابو جہل نے ایک موقعہ پر کہا انا لا نکذبك ولکن نکذب بما جئت به (ترمذی) ہم تجھ کو جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس بات کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو لایا۔

۲۔ ابو سفیان سے ہرقل شہنشاہ روم نے سوال کیا ہل کنتم تتہمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پیشتر اس کو کبھی جھوٹ کی تہمت دی تو وہ یہی کہنے پر مجبور ہوا کہ نہیں جناب (بخاری)

۳۔ امیہ بن خلف آنحضرتؐ کا جانی دشمن جب حضرت سعد بن معاذ سے یہ خبر سنتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے تو قتل ہوگا تو گھر جا کر اپنی بیوی سے کہنے لگا واللہ ما یکذب محمد اذا حدث خدا کی قسم محمدؐ جب کوئی بات کہتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا (بخاری)

۴۔ النضر بن الحارث اشد معاندین اسلام سے تھا۔ کسی شخص کو کہتے سنا کہ محمدؐ جھوٹا۔ تو بے اختیار بول اُٹھا قد کان محمد فیکم غلاما حدثا ارضاکم فیکم واصدقکم حدیثا واعظمکم امانة حتی اذا رأیتم فی صدغیه الشیب وجاءکم بما جاءکم به قلتم ساحر لا واللہ ما هو بساحر (شفا قاضی عیاض) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہی میں بچپن سے زیادہ تم سب میں پسندیدہ اخلاق اور راست گفتار۔ امانت دار رہا۔ اور تم سب اسکے قائل رہے اب کہ وہ بوڑھا ہونے کو آیا اور لایا جو کچھ بھی تمہارے پاس لایا (وحی) تو تم کہنے لگے کہ وہ دھوکہ باز ہے واللہ وہ دھوکہ باز اور جھوٹا تو نہیں۔

۵۔ جب آنحضرتؐ نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے سب قبائل کو بلایا۔ اور ان سے پوچھا کہ اگر مَیں کہدوں اس پہاڑی کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے۔ تو کیا تم مان لوگے سب نے یکزبان کہا۔ نعم ما جربنا علیك الا صدقا (بخاری ومسلم) ہاں کیوں نہیں ہم نے تجھے ہمیشہ راست گفتار پایا ہے۔

ان شہادتوں کی موجودگی میں رسول کریمؐ نے اعلان فرمایا:۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون کہ مَیں تم میں عمر کا ایک بڑا حصہ گذار چکا ہوں تم میری گذشتہ زندگی پر غور کرو جب مَیں نے کسی انسان پر جھوٹ نہیں بولا تو خالق ارض وسماء پر کیوں کر یکدم بولنے لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس معیار پر مسیح موعودؑ کی صداقت

یہی وہ دلیل ہے جو تیرہ سو سال کے بعد حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے اپنے صدق دعویٰ پر پیش کی اور اپنے ہم عصروں کو چیلنج دیا کہ دعویٰ سے پہلی زندگی میں میرا کوئی جھوٹ ثابت کرو کوئی عیب مجھ پر لگاؤ مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ سیالکوٹ میں سات سال گذارے اور وہ عدالت کے کام میں وہاں بھی کوئی عیب نہیں نکال سکا۔ اور قادیان میں بھی دشمن سے دشمن اس چیلنج پر خاموش ہے ابھی چند روز کی بات ہے قادیان کے تمام بوڑھوں کے ناموں کی فہرست دیگر غیر احمدی علماء سے کہا گیا کہ ان لوگوں سے حضور کی قبل از دعویٰ زندگی کے متعلق شہادت لو۔ اگر ارضاکم فیکم واصدقکم حدیثا واعظمکم امانۃ کے سوا کوئی اور جواب ملے تو ہمیں ملزم ٹھیراؤ۔ ورنہ اسی دلیل سے جس سے رسول اللہؐ کی نبوت ثابت ہے حضرت مرزا صاحبؑ کی راستبازی بھی مان جاؤ ۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

انا فتحنا لك فتحا مبينا کے ساتھ آیت زیر عنوان کا ربط ملانے میں مفسرین کو بہت دقت پیش آئی ہے اصل بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے اصحاب کے ساتھ المسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ چنانچہ آپ بہت بڑے اہتمام کے ساتھ چل پڑے مگر صلح حدیبیہ کا واقع پیش آگیا۔ اور اس سال بغیر عمرہ کے آپ کو واپس آنا پڑا۔ یہ ایک اجتہادی غلطی تھی۔ جو ہر رسول یا نبی کو کسی پیشگوئی کا مفہوم سمجھنے میں لگ سکتی ہے۔ اسکے متعلق خدا نے فرمایا کہ ہم تیرے ذنب (اجتہادی غلطی) پر پردہ ڈال دیا۔ اور اسی کو فتح مبین کا موجب بنا دیا۔ اور اس طرح پر تیری (اے نبی) اگلی پچھلی اجتہادی غلطیوں کا ایک ہی جواب ہو گیا۔ ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است۔ زیر او گنج کرم بنہادہ است۔ دوسروں کی غلطیاں نقصان کا موجب ہو سکتی ہیں مگر نبی اگر کسی پیشگوئی کا مفہوم سمجھنے میں اجتہادی غلطی بھی کھائے تو وہی غلطی عظیم الشان فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ نبی کریمؐ کو مخاطب فرما کر اس حقیقت کو واضح کیا۔ نادان عیسائی اصل حقیقت نہ سمجھتے ہوئے۔ اس سے آنحضرت صلعم کا گنہ گار ہونا ثابت کرتے ہیں حالانکہ فتح کے ساتھ گناہ کا تعلق بالکل ناقابل تسلیم

تشحیذ کے گذشتہ آٹھ سالوں کے فائل

سنہ ۱۹۰۶ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۳ء تک کے فائل مکمل تو ملتے ہی نہیں البتہ سنہ ۱۹۱۴ء سے لیکر سنہ ۱۹۲۱ء تک کے فائل موجود ہیں۔ بیس روپے پر ملینگے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیات قرآنی میں حیرت انگیز طور پر ربط

کوتہ فہم جب باہم دو آیتوں کو بظاہر بے تعلق دیکھتے ہیں اور وہ لطیف ربط جو کلام الٰہی میں موجود ہوتا ہے نہیں سمجھ سکتے تو ہنسی اُڑاتے ہیں کہ قرآن مجید میں ترتیب نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک بندوں کو جو علم اور فہم دیا ہے اس سے سورۃ کو سورۃ سے رکوع کو رکوع سے آیت کو آیت سے حد درجہ کی پیوستگی ہے۔ سورۃ السجدہ میں آیت ہے وَقَالُوا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ۔ کفار اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہوگئے تو پھر ہم کیونکر نئی پیدائش میں آسکیں گے۔ اسکے جواب میں یہ کہنا کہ ملک الموت تم پر متعین ہے وہ تمہیں مارتا ہے اور پھر تم اپنے رب کی طرف رجوع کروگے بظاہر بے تعلق سا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل یہ نہایت پختہ جواب ہے فرمایا کہ تم خیال کر رہے ہو۔ کہ جب ہم مٹی میں مل جائینگے تو پھر کیونکر دوسری بار پیدا ہونگے تو اسکا ایک جواب تو دوسرے موقعہ پر دیا جب کفار نے کہا من یحی العظام وھی رمیم جب ہڈیاں گل سڑکر خاکستر ہو جائینگی تو کون زندہ کریگا جواب دیا قل یحییھا الذی انشأھا اوّل مرۃ کہ ان کو وہی زندہ کریگا۔ جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ اور دوسرا جواب یہ دیا کہ یتوفکم ملک الموت کہ تمہارے جسم و روح کا جوہر تو ملک الموت پہلے ہی اپنے قبضہ میں کرلیتا ہے پس ناپید ہونا کیسا۔ دنیا میں جتنی اشیاء ہیں ان میں ایک ذرّہ ایسا ہوتا ہے جس سے وہ چیز بنتی ہے پس جب وہ چیز وہ جوہر لا یتجزّیٰ محفوظ ہے تو تمہارا رب تمہاری پرورش کرنے والا اور حسب استعداد فطری اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب کمالات تک پہنچانے والا تمہیں مرنے کے بعد پھر کیوں زندہ نہیں کریگا ضرور کرے گا۔

(۴۲)

بائیبل میں تحریف کا ثبوت بائیبل سے

یوحنا باب ۸ آیت ۴ و ۵ میں ہے فریسیوں نے کہا "اے اُستاد یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی موسیٰ نے توریت میں ہم کو حکم دیا ہے ایسیوں کو سنگسار کریں پر تو کیا کہتا ہے"

بائیبل کے ماننے والوں سے ہماری درخواست ہے کہ موجودہ توریت میں سنگساری کا حکم دکھائیں ورنہ عہد نامہ جدید کی شہادت سے بائیبل کے ایک حصہ میں تحریف کا اقرار کریں ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے چند پرانے الہامات

جو اس خط و کتابت سے اخذ کیئے گئے جو ابتداء دعویٰ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ ہوئی۔

"کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے اور اسکے ساتھ مجھے الہام ہوا ان معی ربی سیھدین" مابین ۱۱ و ۱۶ فروری ۱۸۹۱ء۔ مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

(۲)

میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے اور اسکی سُرخی میری نسبت "کمینہ" رکھی ہے معلوم نہیں اسکے کیا معنی ہیں اور میں نے وہ تحریر پڑھکر کہا ہے کہ آپ کو میں نے منع کیا تھا۔ پھر آپ نے کیوں ایسا مضمون چھپوایا ھذا ما رأیت واللہ اعلم بتاویلہ

(۵ رجنوری ۱۸۸۸ء) (یہ خواب ان دنوں میں دیکھا جب کہ مولوی محمد حسین صاحب سے مراسم دوستانہ تھے)

(۳)

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک سخت بیدین ہندو سے اس عاجز کی گفتگو ہوئی اور اس نے حد سے زیادہ تحقیر دین متین کے الفاظ استعمال کیئے۔ غیرت دینی کی وجہ سے کسی قدر اس عاجز نے واغلظ علیھم پر عمل کیا مگر وہ چونکہ ایک شخص کو نشانہ بنا کر درشتی کی گئی تھی۔ اسلئے الہام ہوا کہ

تیرے بیان میں سختی بہت ہے رفق چاہیئے رفق

(مکتوب ۲۳ فروری ۱۸۹۱ء)

تریاق چشم یہ سرمہ ہمارے دوست مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہ دولہ گجرات کی ایجاد ہے۔ اور میں اپنے ۱۵ برس تجربہ کر کے یہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ سرمہ فی الواقعہ کگروں کے دفعیہ کے لئے بے نظیر اور مفید ہے مرزا صاحب موصوف سے ۳ ماشہ عمہ کے حساب سے طلب کیا جائے۔

اصلی مومیائی ہمارے پاس سلاجیت خالص موجود ہے جو مقوی اعضائے رئیسہ ہونے میں مشہور ہے جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

مرہم عیسیٰ صرف ایک چھوٹی ڈبی ۱۲ روپے کی رہ گئی ہے منگوا لیجئے مزید شاید ہم مہیا نہ کر سکیں۔ دفتر تشحیذ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایاداران ریویو

پچھلے نمبر میں ۔ ان بزرگوں کے اسمائے نامی درج کیئے گئے تھے جن کے ذمے سال ہا سال سے بقایاء تشحیذ چلا آتا تھا ۔ اور نیز ان اصحاب کے نام بھی لکھ دیئے تھے جو ہندوستان سے باہر رہتے ہیں اور کئی سالوں سے چندہ نہیں دیا ۔ یہ ہمارا آخری نوٹس تھا ۔ اسکے بعد ہم مناسب انتظار کر کے پھر انکے نام سے آئیندہ کے لئے رسالہ بند کر دینگے ۔ فی الحال یہ رسالہ ان اصحاب کے نام جو پہلے خریدار تشحیذ تھے ۱۹۲۲ء اس رسالہ میں ان دوستوں کے نام درج ہیں جن کے ذمے ریویو کا بقایا کئی سالوں سے ہے پہلے فرداً فرداً کارڈ اطلاعی لکھ کر وی پی کیئے جا چکے ہیں ۔ جو انکاری ہو کر واپس آگئے اس لئے اب نام شائع کیئے جاتے ہیں ۔ کہ حقوق العباد اور یوم التناد کا لحاظ کر کے تشحیذ و ریویو کے بقایا داران اپنے اپنے ذمے کا چندہ ادا فرما دیں اور یہ بھی اطلاع رہے کہ آپ صاحبوں کو اور دوسرے خریداران ریویو کو (جن کے نام فہرست میں شائع نہیں) ۱۹۲۲ء کا چندہ وصول کرنے کے لیئے ماہ اگست کا ریویو وی پی ہوگا ۔ اور بقایا کی وصولی کے لئے وی پی نہ ہوگا ۔ وہ بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیئے ۔

نمبر خریداری	نام خریدار	مقام	کب چندہ ختم ہے	نمبر خریداری	نام خریدار	مقام	کب چندہ ختم ہے
۱۳	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء	۴۴۳	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۷	نواب محمد علیخان صاحب	قادیان	دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء	۵۰۸	محمد عیسیٰ صاحب وکیل	کلکتہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱	بابو روشن علی صاحب	گوجرانوالہ	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۵۲۶	سیکرٹری یونین کلب	علی گڈھ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۴۸	عمر الدین صاحب	شملہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء	۵۴۷	عظیم الدین صاحب	نصیر نگر	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۸۹	سیکرٹری انجمن احمدیہ	پشاور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۱۰۰۲	عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر	سیالکوٹ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۰۵	قاضی حبیب اللہ صاحب	مرتنگ	دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء	۱۰۳۰	محمد عمر صاحب	بھچھوہٹر	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۳۸۷	بدر دین صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۱۰۶۶	محمد شفیع صاحب	لدھیانہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۳۸۹	منشی محی الدین صاحب	مالابار	اپریل سنہ ۱۹۲۰ء	۱۰۷۴	حافظ روشن علی صاحب	قادیان	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۴۰۴	عبد الحق صاحب انسپکٹر	احمد پور دکن	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۱۰۷۵	منشی غلام محمد صاحب مدرس	قادیان	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۴۱۰	ایم عبد الرشید صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۱۰۷۹	چودھری عبد اللہ صاحب	چک نمبر ۱۳۰ بہلولپور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	مقام	کب چندہ ختم ہے
۱۱۰۳	چودھری شاہ محمد صاحب	چک ۳۲ جنوبی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۲۰۵	میاں نور علی صاحب جالب	کوٹلی بگی	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۲۰۷	فتح محمد صاحب نمبردار	گھنوکے	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۲۴۵	چودھری عبدالحی خان صاحب	گڑھ شنکر	دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء
۱۲۴۷	چودھری کریم بخش صاحب	بھاگو پیٹی	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۳۰۵	اے کے پیر محمد صاحب	رنگون	دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء
۱۳۰۶	حافظ نور حسن صاحب	ٹھٹھہ جان محمد	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۳۱۱	چودھری غلام قادر صاحب	گھٹالیاں	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۳۲۱	چودھری تاج محمد صاحب نمبردار	جھور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۳۶۲	منشی محمد عبداللہ خان صاحب	الور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۳۷۷	اعجاز الحق صاحب	امبہٹہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۳۹۳	منشی عمرالدین صاحب	اجنالہ	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۴۲۲	خواجہ گلزار محمد صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۴۴۶	سید غلام احمد صاحب قادیانی	سید پور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۴۸۹	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	قصور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۴۹۳	احمد علی خان صاحب	بیرم پور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۵۰۹	غلام رسول صاحب	کالھو پور	ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۲۴	عبدالغفور صاحب گتہ دار	بیڑ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۵۳۴	حیات بخش صاحب	محمودہ	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۵۱	بابو سردار احمد صاحب	ملتان	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۵۴	بابو نور بخش صاحب	فیروزپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء
۱۵۵۵	بابو محمد رشید صاحب	فیروزپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۶۷	محمد صالح صاحب	میرٹھ چھاؤنی	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۵۷۹	مرزا رحیم بیگ صاحب	دھرم سالہ	جون سنہ ۱۹۲۰ء

نمبر خریداری	نام خریدار	مقام	کب چندہ ختم ہے
۱۵۸۱	مہرالدین صاحب	چونڈہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۵۸۷	عبداللہ صاحب	گوکھووال	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۸۸	ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	جوڑانوالی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۵۹۶	حکیم احمد حسین صاحب	قصور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۶۰۹	علی احمد صاحب معافیدار	رجاؤلی	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۶۳۹	ایم پی فخرالدین صاحب	مالابار	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۶۴۰	خورشید علی صاحب	محمد آباد	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۶۸۱	شیخ خدابخش صاحب	لائل پور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۶۹۵	میر قاسم علی صاحب	ریاست رامپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۷۱۶	میاں حسن محمد صاحب پٹواری	ڈاگی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۷۳۸	غلام احمد متعلم	قادیان	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۷۴۷	بابو نبی بخش صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۷۵۵	شیر محمد خان صاحب سیکرٹری	نانو ڈوگر	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۱۷۹۲	محمد یعقوب صاحب	فیروزپور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۷۹۶	محمد یار صاحب زرگر	پاک پٹن	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۸۴۶	مہر غلام حسن صاحب	سیالکوٹ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۱۹۱۹	منشی عطا محمد صاحب	نوشہرہ	دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء
۱۹۳۰	یحییٰ صاحب متعلم	میسور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۰۱۴	حکیم عبداللطیف صاحب	[illegible] پور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۰۴۹	ایچ یوسف زکی صاحب	کراچی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۰۵۶	چودھری خیرالدین صاحب	رامپور کھیسے	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۰۶۲	شیخ عبدالقادر صاحب	نابھہ صدر	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۰۶۶	عبدالمعین صاحب	برہمن بڑیہ	مارچ سنہ ۱۹۱۹ء
۲۰۷۰	عزیزالدین احمد صاحب	بہادر گڑھ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام	مقام	کب چندہ ختم ہے	نمبر خریداری	نام	مقام	کب چندہ ختم ہے
۲۰۷۱	فتح دین صاحب	اٹھوال	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۲۲۱	سلطان محمود بیگ صاحب	فیروزپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۰۹۲	ملک غلام علی صاحب نمبردار	چک ۹۶	اپریل سنہ ۱۹۲۰ء	۲۲۳۴	قاضی ریاض الحسن صاحب	مظفرنگر	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۰۹۷	مولوی نظام الدین صاحب	چک ۳۵ جنوبی	اگست سنہ ۱۹۲۰ء	۲۲۷۷	منشی ولی محمد صاحب	لدھیانہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۱۶	کرم دین صاحب زرگر	پونچھ	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۲۸۷	عبدالحکیم صاحب اسٹیشن ماسٹر	رسالپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۱۲۰	حوالدار شمس الدین صاحب	پونہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء				
۲۱۲۷	فضل الرحمن صاحب	سامانہ	جون سنہ ۱۹ء	۲۳۲۵	شیخ فیروزالدین صاحب فوٹوگرافر	ڈیرہ غازیخان	جون سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۲۹	چوہدری رحمت خاں صاحب	پوڑانوالی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۵۱	بابو محمد حسین صاحب	گوجرانوالہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۳۳	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب	لاہور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۵۶	محمد ابراہیم صاحب	سیلون	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۱۴۴	کے عبداللہ صاحب	مالابار	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۶۲	شیخ عبدالعزیز صاحب	صدر گوگیرہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۴۹	محمد الطاف خاں صاحب نمبردار	ترناب	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۶۶	مرزا امیر اللہ خانصاحب جٹ ٹوانہ	زیانہ	۱۰ار ہے بند رسالہ ہے
۲۱۵۲	ٹی احمد صاحب ہیڈ کلرک	اکیاب	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۷۷	محمد افضل خانصاحب	تھانہ گوارڈ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۶۰	محمد ابراہیم صاحب	سنگرور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء	۲۳۸۸	شیخ مراد علی صاحب	ڈیرہ گوپی پور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۱۶۱	فضل الٰہی موٹر ڈرائیور	قلارت	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۳۹۵	محمد عظیم الدین صاحب	تامر نگر بنگال	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۶۵	کنجی احمد صاحب	پروم	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء	۲۴۲۷	ملک غلام رسول صاحب	لالہ موسی	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء
۲۱۸۳	شیخ محمد محسن صاحب	شام کوٹ	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۴۳۰	عبدالسمیع کنجاہی متعلم	گجرات	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۸۴	منشی نور احمد صاحب پٹواری	جہانپور	دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء	۲۴۳۱	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	چکدرہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء
۲۱۸۷	منشی مہرالدین صاحب پٹواری	حلقہ چھپور	بقایا ۶ہ چندہ ہے	۲۴۷۲	منشی نظیر حسین صاحب	پٹیالہ	دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء
۲۲۱۴	چودھری فتح دین صاحب	کلیان پور	جون سنہ ۱۹۲۰ء	۲۵۰۳	عزیز الرحمن صاحب	بھاگلپور	دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

اعانت فنڈ - جناب رشید احمد خاں صاحب اوکاڑہ اور کوٹ دفعدار محمد عبداللہ صاحب بقیہ قیمت تشحیذ اعانت فنڈ میں دیتے ہیں اور کسی صاحب نے اطلاع نہیں دی - اور میں نوٹس دے چکا ہوں کہ جن صاحبوں نے اپنا چندہ ریویو میں منتقل کرنیکے لئے نہ لکھا - انکا وصول شدہ روپیہ اعانت فنڈ میں ڈالدیا جائیگا -

صادقوں کی روشنی کون دور کر سکتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراضات کئے خصوصاً پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے پر سب کے تسلی بخش جواب حضرت خلیفۃ المسیح کے قلم سے مع رسالہ الوصیت ۶؍ پر منگوالیں - دفتر تشحیذ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے نظیر مجربات

مندرجہ ذیل رعایتی قیمت پر صرف ایک لاکھ پڑیا فروخت ہوگی بعد میں پوری قیمت لیجاویگی

ان ہر سہ اشیاء کے موجد نے سالہاسال کے طویل اور کامیاب تجربہ کے بعد ان اشیاء کو بذریعہ اشتہار شائع کرنیکی اجازت دی ہے۔ موجد صاحب کہتے ہیں۔ کہ میری ساری عمر کی کمائی صرف یہی چار کامیاب اور تیر بہدف مجربات ہیں۔ جنکا اثر فوری اور ضروری گویا ننانوے فیصدی ہے۔ قیمت کم محض اسلئے رکھی گئی ہے۔ تاکہ افادہ عام ہوکر عام اشتہار ہو۔ اسلئے ضرور تمند احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اُٹھا دیں۔ یہ اشیاء اشرفیوں کے دام بھی فروخت ہوں تو سستی ہیں۔ اسلئے انکی ارزانی پر حسن ظنی سے کام لیکر کم از کم ایک مرتبہ بطور امتحان ہی منگا کر استعمال کریں۔ اور انکے کرشمے دیکھیں۔ چند پیسوں کی بات ہے کھرا کھوٹا فوراً معلوم ہوجائیگا ؛

سُرمہ نُور البصر } دھند۔ غبار۔ پانی بہنا۔ کمیٔ نظر۔ سفیدی آنکھ۔ وغیرہ تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ اسکے چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ عینک پہننے والوں کو عینک کی ضرورت نہ رہیگی۔ قیمت فی پڑیہ جو چھ ماہ کیلئے کافی ہوگی ۶/

گُکروں کی دوائی } یہ موذی مرض آجکل عام طور پر پھیل رہا ہے۔ بچوں اور بڑوں میں۔ صرف چار دفعہ کے استعمال سے خواہ کتنے ہی پرانے گکرے ہوں۔ انشاءاللہ افاقہ ہوجائیگا۔ نہایت ہی مجرب دوائی ہے۔ قیمت ۶/

بچوں کو صرع یعنی مرگی کی دوائی } جسکے ایک دو دفعہ کے استعمال سے مرگی بفضل خدا بالکل رفع ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/

عہ/ جس کو مرگی بکثرت دن میں کئی بار پڑتی ہو۔ وہ جلد اچھا ہوجاتا ہے اور جسکو دیر سے پڑتی ہو۔ اسکا اندازہ نہیں لگ [illegible]

علاج دردِ شقیقہ و دردِ عصابہ } بغیر تکلیف تین منٹ میں دردِ شقیقہ رفع ہوجاتا ہے۔ انشاءاللہ اور پھر سال تک نہیں ہوتا۔ فی شیشی قیمت عہ/

ملنے پتہ :۔ **کتاب گھر قادیان**

یہ رسالہ ہر مہینے کی پانچ تاریخ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ :۔ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۲۲ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ کر بھیجد یجئے جنتری بو اپسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردیجائیگی۔

سیپٹی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا۔ یہ خوشبودار بے ضائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنے میں بے مثل ہے۔ ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا یہ عرق سونگھ لینے سے اُسی وقت بند ہوجاتا ہے سوڑھوں سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملاکر روز کلی کرنیسے سوڑھے سخت ہوجاتے ہیں اور خون بند ہوجاتا ہے۔ مُنہ کے راستے یا بلغم کے ساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہوجاتا ہے قیمت عہ پچکاری۔ ا؍ محصولڈاک ہر دو ۱۱؍

پُرانے ملیریا بخار کی گولیاں

چار یا پانچ ہی خوراک میں بخار بند ہوجاتا ہے لرزہ۔ بخار پُرانا ہوجانے پر باری سے نہ آکر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہوجاتا ہے اور آدمی کا رنگ پھیکا میلا ہوجاتا ہے۔ تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہے سانس پھولتی ہے کھانیکی خواہش و قوت بہت ہی گھٹ جاتی ہے تلی و کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہے کبھی مُنہ اور ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہے اور زندگی وبال ہوجاتی ہے ایسی حالتمیں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں قیمت چوبیس گولیوں کی ڈبیہ ۱۰؍ محصول وغیرہ ۶؍

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل دو تین بوند پاؤ آدھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہیں اور کوٹھی پیسنے کی تکلیف سے بھی بچتے ہیں اور آسانی سے رکھے جا سکتے ہیں

(۱) روغن صندل۔ سوزش کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۴؍ محصول ایک سے چار شیشی تک ۶؍

(۲) اجوائن کا تیل۔ قے۔ بدہضمی کیلئے ایک ہی دوا ہے ″ ۸؍ ″ ″ ۶؍

(۳) روغن سونٹھ۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے ″ ۱۲؍ ″ ″ ۶؍

(۴) روغن سونف۔ پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کیلئے مفید ثابت ہوا ہے ″ ۶؍ ″ ″ ۶؍

(۵) روغن دال چینی۔ یہ دال چینی کے ملائم چھلکوں سے بنا ہے اور نہایت خوشبودار ہے ″ ۸؍ ″ ″ ۶؍

(۶) روغن لونگ۔ متلی اور ریاح کو رفع کرتی اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے ″ ۶؍ ۴ تک ″ ۶؍

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ تا ۱/۱ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ